

پہننت فی پرچہ ار

عاریان بیالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

788

ہفت میں دو بار

اجیلہ

جودہ - اگست - ستمبر ۱۹۲۳

قادیان

ایڈیٹر: علامہ نبی اسسٹنٹ - فہر محمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء شنبہ مطابق ۱۳۴۱ھ ۱۳ جولائی

المنشیح

نظر شکر اللہ

یفتہ ایچ ثانی ایڈہ اندہ تالی کی طبیعت جبروت
۲۲ جولائی کو حلیل رہی اور حضور نمازوں میں بھی تشریف
لا سکے۔ لیکن خدا کے فضل سے جمعہ کو اچھی رہی۔
حضور نے خود ارشاد فرمایا۔ جو حضرت یحییٰ موعود
نام "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک
وں گا" پر تھا
کی تربیت کیلئے ماسٹر علی محمد صاحب نے جو مسلم گرب
کہ بعد نماز مغرب اس کا جلسہ تھا جس میں حضرت
تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے اپنے مضامین
وضعیت بیان کی اور اخیر
جسبانی تربیت کے طریق
جد نماز مغرب جناب

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے حرم ثالث بدین مولود مسعودی

صد شکر مر خدا را فضل بہار آمد
در نخل آرزوئے شاخ بہار آمد

باد سے وزید و بار اتازہ نمود جانہا
وز ہر طرف شمیمے مشکاب تبار آمد

ناگہ صبار سید و مژدہ رساند گھنٹا
سروسہی ز فضلش در چو تبار آمد

فرزند ماہ طلعت در خانہ بزرگی
اندر وجود آمد دل کامگار آمد

آن مژدہ میجا شدرہ دو دیدہ
از بطن سیدہ کو عالی تبار آمد
یا ایہا الاحبا اذعو لبطول عمرہ
واجب دعائے خیرش بردو ستار آمد
محمود ابن احمد کال مورد کرم شد
فضل عمر بلقبے از کردگار آمد
آن نوجواں اولو العزم آئے نبضت حق
بر مسند خلافت فاروق وار آمد
بر کفر دین حق را غلبہ و ہد بعالم
گوی بقدرت خود پروردگار آمد
آمد نظیر احمد اسحق بحسن واحسان
شاہد بدین شہادت سیزا شہار آمد

خوش خلق و خوش سماں خوش وقت و خوش زمانہ
بخت بہا بایں صفتہا در روزگار آمد

یار ب ہر جہانمے اور ابیدہ مرادے
خیز و صد از بادے آن شہسوار آمد
لائق گدائے شاہے شد یکنگاہے
برودہ بتو پناہے این خاکسار آمد

خاکسار۔ برکت علی لائق از لہ صیبا

آخبار احمدیہ

جناب میر قاسم علی صاحب
کے خلاف مقدمہ خارج
یہ خبر سرت کے ساتھ
سنا جائیگی۔ کہ جناب
میر قاسم علی صاحب انڈیفر فاروق
کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے جو یہ نوٹس

جاری ہوا تھا۔ کہ وہ وجہ بتلائیں۔۔۔ زیر دفعہ ۱۰۸
کیوں نہ ان سے تیس ہزار کی ضمانت طلب کی جائے
۲۵ جون کو واپس لے لیا گیا۔ اگرچہ جناب میر صاحب
کو سرکاری طور پر اس نوٹس کی کوئی اطلاع نہ پہنچی لیکن
بطور غور و فکر جناب نے اکیلی صاحب و کیل ہائی کورٹ و
میر بیچسلیٹو کونسل پنجاب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب
کی عدالت میں ۲۵ تاریخ کو پہنچ گئے۔ چونکہ جناب
میر صاحب کو اسی دن کونسل میں شمولیت کے لئے شملہ
جانا تھا۔ اسلئے پہلے میر صاحب کا ہی معاملہ عدالت
میں پیش ہوا۔ اور جناب میر صاحب نے عدالت کی
توجہ اس امر پر مبذول کرانی۔ کہ یہ مقدمہ اختیار سے
عدالت سے باہر ہے۔ کیونکہ ۶ تاریخ کی تقریر کے
متعلق ۹ جون کو نوٹس جاری ہوا ہے۔ اور میر صاحب
۹ جون کو لاہور سے چلے گئے تھے۔ مجسٹریٹ صاحب نے
اس کا ثبوت طلب کیا۔ اور جناب میر صاحب نے صلفی
بیان داخل کر دیا۔ کہ میں ۹ جون کو لاہور سے روانہ
ہو گیا تھا۔ اور ۹ جون کو سب جج ہالہ کے اجلاس میں
حاضر تھا۔ اسپر عدالت نے سرکاری دکیل سے پوچھا

اور فریقین کے دکھار کی بجٹ سننے
خارج کر دیا۔ اکھنڈ

یہ ساری کارروائی چند منٹ میں انجام پذیر
ہو گئی۔ چونکہ اخبار کی سری اور دوسرے ضمانت کے
مقدمے بھی اسی دن اس عدالت میں پیش ہونے تھے
اسلئے آریوں اور مسلمانوں کا بھی خاصہ مجمع تھا۔ اور
آریوں کی نظریں خاص طور پر جناب میر صاحب کے
مقدمہ کی طرف تھیں۔ لیکن جب میر صاحب خوش خورم
واپس آگئے۔ اور آریوں کے بکے رہ گئے۔ خدا تعالیٰ
نے اپنے فضل سے دشمنوں کی خواہشوں کو ناکام
نامراد کر دیا۔ اکھنڈ

آریہ سماج کے متعلق ٹریکیٹ

اجاب کی یاد دہانی کے
لئے دوبارہ اعلان کیا
جانتے ہیں کہ آریہ سماج کے متعلق ٹریکیٹوں کا سلسلہ جاری
ہو چکا ہے۔ اور پانچ ٹریکیٹ چھپ کر دفتر میں پیش کیے ہیں آئندہ
کے لئے انہی طباعت اور فروخت کا کام دفتر تک پور
تالیف و اشاعت کے ماتحت کر دیا گیا ہے اسلئے اجاب
دفتر انداد کو لکھنے کی بجائے دفتر تک ڈپو کو آرڈر
دی کریں۔ ایسا ہی آریہ سماج کے متعلق دیگر مکتب کو اسلئے
بھی دفتر تک لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ فروخت
کا سارا کام دفتر تک ڈپو تالیف و اشاعت کے سپرد
کر دیا گیا ہے۔ ٹریکیٹوں کی قیمت مفصلہ ذیل ہے۔

| نام ٹریکیٹ | تعداد صفحہ | فنانس | فی سیٹنگ |
|---------------------------|------------|-------|----------|
| ویدتین ہیں یا چار | ۸ | ۰ | ۴ |
| ویدوں کی تعداد میں اختلاف | ۴ | ۰ | ۴ |
| وید کے مہین میں اختلاف | ۸ | ۰ | ۴ |
| کیا وید الہامی ہیں؟ | ۴ | ۰ | ۴ |
| البطال از لیت وید | ۱۲ | ۰ | ۴ |

مرزا شریف احمد۔ قادیان
دوسری سہی کے مبلغین کا
پہلا وفد اگرہ میں۔
سہ ماہی پہلا وفد اگرہ پہنچا میرجاہدین مع دیگر اجاب کے وفد
کے استقبال کے لئے سفین اگرچہ چھوٹی پر موجود

۳۶ جون کو تمام دن اللہ سبحانہ نے
کو ہدایات دیں۔ اور فریقین سے آگاہ کیا۔ اور
دن صبح کو تمام اجاب کو مختلف علاقہ جات میں تقسیم کر
جو اپنے اپنے گاؤں میں روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ہو۔

خاکسار چودہری محمد اوز خان۔ بکھڑی وفد اگرہ۔

چندہ مسجد برلن

خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے تبلیغ ہو چکا
اور میں نے بھی اس مضمون کو الگ خوشخط لکھوا کر ہر ایک
میں کافی تعداد میں ارسال کیا ہے تاکہ احمدی بہنیں بھی
آسانی سے پڑھ لیں۔ اس واسطے میں بہنوں کی خدمت
کر تا ہوں کہ وہ پورے طور پر سعی سے کام لیں۔ اور زائد
حسب الحکم حضرت اقدس اخیر اگر ت تک پوری کر دیں
کی رقم ایک کافی تعداد میں موجود ہے۔ اس رقم کی
زور دیا جائے۔ اور جن بہنوں نے اس تحریک میں حصہ
لیا۔ انکو شکر کیا جائے۔ اس طرح ہر ستر ہزار
کو جلد پورا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے امام کی
حاصل کریں۔ والسلام

ناظر بیت المال۔ قادیان

امتحان بی۔ ایس۔ سی میں کامیابی

درجہ اول امتحان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بی۔ ایس۔ سی
فٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور ہندو یونیورسٹی میں
بی۔ ایس۔ سی میں اول رہے ہیں۔ خدا مبارک کرے۔

یتامی کی دعوت

منشی سران الحق صاحب پٹیالوی
طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے صاحبزادے
طاہر احمد کی پیدائش کی خوشی میں قادیان کے یتیموں کو مطلع
دعوت خاکسار کے مکان پر ۲۳ جون کو کھلائی گئی۔

خاکسار خشت اللہ۔ قا

گوچرہ میں احمدیہ جلسہ

جس میں جناب حافظ روشن علی

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۳ جولائی ۱۹۲۳ء

۱۹۱۹ء کا شہادت دہانہ میں

گذشتہ پرچہ میں ناظرین کو ام نے وہ منضمین دیکھا ہو گا۔ جس میں ہندوؤں کی ایک اور خطرناک چال کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جامع مسجد دہلی میں ہاشمہ شہزادہ صاحبہ کے لیکچر دینے کے کا فوٹو ناواقف لوگوں کو مرتبہ بنانے کے لئے ارجح استعمال کیا جا رہا ہے۔

وقت جبکہ ہاشمہ شہزادہ صاحبہ کھلے طور پر اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ مسلمان اپنی غلطی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اور ہم نے معزز مسلمان حضرات میں پڑھا۔ اور قابل مسلمان لیکچراروں کی زبانی سنا ہے۔ کہ لکناہ راجپوتوں کے ارتداد کا عذاب شہزادہ صاحبہ کے ذریعہ مسلمانوں پر اس لئے نازل ہوا ہے۔ کہ انھوں نے خانہ خدا میں اس دشمن خدا و رسول کو ایسی جگہ کھڑا کر کے وعظ کیا۔ جہاں ناریں رسول کو ہی کھڑا ہونے کا حق ہے۔ لیکن "الفضل" نے اسی وقت اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور ایک مفصل مضمون اس قابل انوس حرکت کے خلاف لکھا تھا۔ ذیل میں اس کا کچھ حصہ اس لئے درج کیا جاتا ہے کہ ناظرین کو معلوم ہو۔ ہماری آنکھوں نے ہاشمہ شہزادہ صاحبہ کے وجود میں اس وقت جو کچھ دیکھا۔ جبکہ مسلمان انہیں بنا عزیز ترین محبوب سمجھ رہے۔ اور ہر وہ عزت اور فخر تھے۔ جو ان کے اختیار میں تھی۔

ہی اب سب کو نظر آ رہا ہے۔ اخبارات میں "جامع مسجد دہلی میں سوامی شہزادہ صاحبہ کے وعظ ان سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ وہ ۲۰ اپریل ۱۹۱۹ء کو جامع مسجد دہلی میں اسی شخص سے

کیئے جو ۳۰ اپریل کو گویوں سے ہلاک ہوئے تھے۔ دعا کی گئی۔ قریباً ۳۰ ہزار اشخاص جمع تھے۔ نماز اور خطبہ کے بعد ہندوؤں کی بڑی آزادی سے مسجد میں آنے کی اجازت دی گئی۔ بکھری آواز نہانہ نے ممبر پر کھڑے ہو کر تقریر کی۔ اس اثناء میں سوامی شہزادہ صاحبہ (سابق منشی نام صاحب) مسجد میں تشریف لائے۔ تمام مجمع آپ کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ سوامی صاحب کو ممبر پر کھڑا کیا گیا اور آپ سے تقریر کرنے کیلئے درخواست کی گئی۔ یہ عجیب نظارہ تھا۔

کھلے دنوں خواجہ حسن نظامی صاحب نے اخبارات میں لکھا تھا کہ ہاشمہ شہزادہ صاحبہ کو جامع مسجد کے ممبر پر نہیں کھڑا کیا گیا تھا۔ بلکہ ممبر پر کھڑا کیا گیا تھا۔ گو دفتر کی اہمیت یہی اس کوئی فرق نہیں پڑ سکتا تاہم مذہب بالافعال ظاہر ہے کہ ہاشمہ صاحبہ کو ممبر پر ہی کھڑا کیا گیا تھا۔ خیر ہم نے اس خبر کو شایع کرتے ہوئے لکھا۔

۱۹ جو لوگ "سوامی شہزادہ صاحبہ" کے نام سے واقف ہیں۔ وہ یہ بھی ضرور جانتے ہیں۔ کہ آپ اس فرقہ کے جو آئینہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کے افراد کا سلوک اسلام سے نہایت دل آزار اور بکجاہ ہے۔ ایک سرگردہ لیڈر ہیں۔ اور اس شخص کے خاص شیعہ ایوں میں ہیں۔ جس نے اپنی کتاب میں اسلام اور اپنی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس قدر سخت اور نامہذب الفاظ استعمال کیئے ہیں۔ کہ کوئی مسلمان انکو پڑھ کر بیتاب اور غمناک ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس وقت یہ کتاب دنیا سے ناپید نہیں ہو گئی۔ بلکہ ہر سال کثیر تعداد میں فروخت اور مفت تقسیم کی جاتی ہے۔ ایسے شخص کو جامع مسجد کے ممبر پر کھڑا کر کے اس سے لیکچر کی درخواست کرنیوالوں اور اسکے درخواست منظور کرنے پر اللہ اکبر کے نعروں خوشی کا اظہار کرنے والوں کی مذہبی غیرت اور حمیت پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے۔ کھڑا ہے۔ اس سے ہرگز حیرت انگیز بات کیا ہو سکتی ہے کہ خانہ خدا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ممبر پر ایک ایسے شخص سے درخواست کر کے لیکچر کیا جائے۔ جو دل سے اسلام

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سخت دشمن ہے۔ اور اپنی آریہ سلج نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو الزام لگائے ہیں۔ انکو سچا سمجھتا ہو۔ ہم اس موقع پر ان الزامات کو حرف بحرف بیان کر کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فدائیوں کے دلوں کو زخمی کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن یہ بتانے سے باز نہیں رہ سکتے۔ کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر نہایت سخت الزام لگائے۔ اور آپ پر بہتان باندھے ہیں۔ اسی کو سوامی شہزادہ صاحبہ "اپنا راہ نما سمجھتے اور اسی کے مشن کی اشاعت اور ترقی کے لئے سب کچھ چھوڑ دیتا ہے کہ سادھو بن گئے ہیں۔ اب وہ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے۔ مسجد کو خانہ خدا بنائے۔ اور مسجد کے ممبر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ممبر قرار دیتے ہیں۔ بتائیں اور سوچ سمجھ کر بتائیں کہ ان کا ایسے شخص کو جامع مسجد میں ممبر پر کھڑا کر کے وعظ کرنا کس بات کی علامت ہے اور ان کی دینی اور مذہبی حالت پر کیا فتویٰ لگاتا ہے۔ شاید کہا جائے کہ "سوامی شہزادہ صاحبہ" کو جامع مسجد کے ممبر پر کھڑا کر کے تقریر کرنے کا موقع دینے سے مسلمانوں کے وسیع الحوصلہ ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ نہ کہ کوئی بھی بے غیرتی اور بے حمیت کی۔ لیکن معاف فرمایا جائے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ کوئی سمجھدار اور غیرت رکھنے والا انسان اسکو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا کیونکہ جب دنیاوی معاملات میں کوئی باغیرت انسان پسند نہیں کرتا۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو اسکی اسکے ماں باپ پر یا اسکی بیوی اور لڑکی کے گندے اور خشن سے بخش الزام لگائے کے ناپاک الزام لگانے والے کی ماں میں لال سے اپنے گھر میں بلا کر اسکی خاطر تواضع کرے۔ اور نام وسعت حوصلہ رکھے۔ تو دینی معاملہ میں کیونکر جانتر ہو سکتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت بہتان کرنا ایسے کے شیعہ اپنی کو اپنے گھر میں۔ بلکہ خدا کے گھر میں ممبر پر کھڑا کیا جائے۔ اور اس سے لیکچر دینے کی درخواست کی جائے۔ یہ سوائے مذہبی بے غیرتی اور حمیت کے ہرگز نہیں ہو سکتا۔

کاش مسلمان سوچیں اور غور کریں۔ ان کی حالت دن بدن ایسی افسوسناک ہو رہی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اسیں تبدیلی نہ کی۔ اور اسلام کے عینتی پیرو بن گئے تو ان کا انجام بھی وہی ہو گا۔ جو ان سے پہلے ہرت سی قوموں کا ہو چکا ہے۔ " (الفضل ۳۳ مئی ۱۹۲۲ء) جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ اس وقت سوائے الفضل کے کسی مسلمان اخبار نے ایک لفظ بھی اس کے متعلق نہیں لکھا تھا اور لکھا بھی کیونکر جاتا۔ جبکہ نہایت سادگی سے یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ ہندو و فادار اور جان نثار دوست بن کر مسلمانوں کے گلے مل رہے ہیں۔ یہی اسے پریشان حال اور مصیبت زدہ مسلمانوں کو کیا خبر تھی کہ ہر ایک ہندو اور فاضل ان کے لیڈر سید اجی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی بغل میں زہر آلود خنجر پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور خطرناک وار کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں ہیں آخر وہ وقت آ گیا کہ جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کے عظیم الشان مجمع سے خطاب کر نیوالا سرائی شہر و ہانڈہ مندوں کی تیاریوں کے بعد علی الاعلان جہاں مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ اور تمام تمام ہندو کہلانیاں اسے اپنی صدیوں کی عداوتوں کا اعلان کر چھوڑ کر اس کے پشت پر ملے بن گئے۔ ہندو لیڈر اسکی تائید میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہندو راجے ہمارا بے ہر طرف سے مدد دینے لگ گئے۔

اب تمام مسلمانوں کی آنکھیں تو کھلی رہی ہیں۔ اور ہمیں کہ ہندو "سوامی مشر و ہانڈہ" کی رائی کی پھیل چلی ہے۔ اس سے ہمیں یہی کہ فوں کی دی ہوئی ہے۔ ارتداد کی آگ کو پھیر کار ہے ہیں لیکن ہزار ہا ہندو مسلمان ایڈروں نے بھی تک نہیں لی۔ اور ہزار ہا ملکافوں کے مرتد ہو چکے ہیں۔ ان کے دل پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ ہم انہیں سمجھتے۔ وہ کس خیال میں تھو ہیں۔ کیا انہیں اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ اگر ہرت دونوں کی کوششوں سے جو متفقہ طور پر مسلمانوں کے خلاف ہو رہی ہیں۔ خدا بخوات مسلمان نہ ہرے۔ یا نہایت ہی قلیل تعداد میں رہ گئے۔ تو لیڈروں کی لیڈری کہاں رہے گی۔ ابھی وقت ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان اکٹھے ہیں۔ اور

ہندوؤں کی تباہ کن حرکات کا سدباب کریں مسلمان لیڈروں نے ہی ہندوؤں کو سر پر چڑھایا۔ اور عام مسلمانوں کو ان کا معتقد بنایا تھا۔ اب انہی کا فضل ہے کہ اسکے نقصانات سے بچانے کی کوشش کریں

سکھوں کے قابل تعریف اگر وہ سے واپس آتے ہوتے چند گھنٹے گاڑی

مذہبی جوش کا نظارہ کے انتظار میں تھے امرتسر پھرتا پڑا۔ اس موقع سے فارغ ہوا تھا کہ میں "کار سبوا" کا نظارہ دیکھنے کے لئے دربار صاحب میں گیا۔ اگرچہ پہرہ داروں نے اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ اور وقت کی تنگی کی وجہ سے میں کسی ذمہ دار شخص سے مل کر داخلہ کی منظوری نہ لے سکا۔ تاہم باہر کھڑے کھڑے جو نظارہ دیکھا۔ بہت با اثر تھا۔ مردوں اور عورتوں کے انہوں کپڑوں کی تمام حرکات و سکنات انتظام کے ماتحت تھیں۔ تالا بے گار تھانے کے لئے باقاعدہ چار چار کی قطار میں شہد پڑھتے ہوئے دربار صاحب میں داخل ہوتے تھے مردوں کے پیچھے عورتیں بھی اسی طریق سے آتی تھیں۔ چھوٹے بڑے سب سے پہرہ داران۔ عورتا و مرد امیر و خریب عرصہ ہر ایک میں خاص دولہ اور جوش نظر آتا تھا۔ اور محسوس ہوتا تھا کہ وہی طرز کا انتظام اور لمبی لمبی کہانیاں میں یہ اضافہ کر رہی ہیں۔ میونسپل ناچیوں میں عورتوں مردوں کے ساتھ سیرا بھی اخلاص سندھی گائنا نڈار نظارہ تھا۔ بازاروں۔ گلیوں۔ پتوں اور ٹینشن پر ہر جگہ سکھ مردوں عورتوں کا ہجوم نظر آتا تھا۔

غرض جو کچھ دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ سکھوں کی کے شاندار کارناموں کا منظر تھا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ خواہ کوئی قوم کتنی ہی چھوٹی ہو اگر وہ متحد اور متفق ہو کر جانی اور مالی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو نہ صرف دنیا میں اپنی خاص عزت و وقیر قائم کر سکتی ہے۔ بلکہ اپنے مقصد اور ہر غا کے حصول میں بھی کامیاب ہو سکتی ہے۔

سکھ صاحبان نے، ار جون کو تالا بے گار تھانے افتداح بڑی شان کے ساتھ کیا۔ سب سے پہلے پانچ منتخب کردہ مردانہ لکھا بے سوچنے کی کدالوں سے جنہیں ہرے بڑے ہوتے تھے۔ گار کمال کر جا دی کی نوکریوں میں رکھی پھر گار سے بھری ہوتی نوکریاں اپنے سر پر رکھ کر اس جگہ تک لے جاتی تھیں۔ جہاں گار جمع کی جانی تھی۔ مہاراجہ صاحب پیٹالہ نے بہ نفس نفیس اس کام میں شرکت فرمائی۔ اور خود گار لگا کر ادرا اپنے سر پر رکھ کر باہر نکالی۔ انہوں نے باقاعدہ امرت چکھا۔ اور ان کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ تحریک گوردوارہ کے سلسلہ میں جن قدر بھی لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ ان کے پس ماندگان کو آپ حسب عادت شہر وستی گوردوارہ پر بندھنا کبھی پنشن دینے کا سبب کے لئے آپ نے پندرہ ہزار روپیہ جنگلہ فنڈ کے لئے ۲۵ ہزار نذر کیا۔ پنجاب کے تمام اضلاع کے علاوہ کابل۔ کشمیر سرحدی۔ یوپی۔ مدراس۔ بمبئی۔ سندھ۔ بنگال۔ بہار و آریسہ تاک کے لوگ امرتسر پہنچے۔ اور ان کے لئے سپیشل ٹرینیں چلتی رہیں۔ ہم اپنے سکھ بھائیوں کو جہاں انکی قابل تعریف ہرت اور مذہبی لگن پر مبارکباد کہتے ہیں مثال ان کی مثال پیش کر کے مسلمانوں سے صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ وہ ذرا غور تو کریں کہ ان میں مذہب کے لئے کہاں تک جوش اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ ان میں کتنے ہیں۔ جن کے دل میں ملکافوں کے ارتداد نے درد پیدا کیا ہے۔ انہیں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے فتنہ ارتداد کو مٹانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے۔ اور انہیں سے کتنے ہیں۔ جنہوں نے اس کام میں کسی قسم کی مدد دی ہے۔ آہ! ایک تو وہ وقت تھا۔ کہ مسلمانوں کے کارنامے ساری دنیا کے لئے مثال کا کام دیتے تھے۔ اور دنیا آ فتنش قدم پر چلتا اپنے لئے کامیابی کا باعث سمجھتی تھی۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ مسلمانوں میں دوسروں کی سرگرمی دیکھ کر بھی حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ اپنی قوم کو تباہ ہوتے دیکھ بھی جوش نہیں آتا۔ اور اسلام کے خلاف اتحاد کی صورت پر نظر کر کے بھی ہوش نہیں آتی۔

امام جماعت احمدیہ قادیان کا خطاب

احمدی مجاہدین سے

۲۰ جون ۱۹۲۳ء کو بدھ کے روز حلقہ قادیان میں تبلیغ کے لئے دوسری سہ ماہی کا جو پہلا وفد روانہ ہوا۔ اسے رخصت کرتے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی امیرہ اندلسہ العزیز نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔
 تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد نہ پایا۔
 آج سے تین ہینہ پہلے ہم لوگ اسی راستہ پر اس پہلے وفد کو چھوڑنے آئے تھے؟ مگر ملکاتہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہوا تھا۔ ان لوگوں کی کیا حالت تھی۔ اور کیا ہوئی۔ ان پر کیا گذری۔ انہوں نے کیا کام کیا۔ اس کے متعلق چند ہدایتیں دینے کے بعد ذکر و دعا پہلے چند ہدایتیں دینا چاہتا ہوں جنکا یاد رکھنا آپ لوگوں کے لئے ضروری ہے۔

پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ کوئی ہدایت مفید فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تک اسپر عمل نہیں کیا جاتا۔ قرآن کریم میں ساری ہدایتیں ہیں۔ لیکن اس زمانہ میں مسلمانوں کی زندگی میں مفید نہیں۔ بلکہ قرآن نقصان دہ ہو رہا ہے۔ اس لئے نہیں کہ قرآن میں کوئی نقص آگیا ہے بلکہ اس لئے کہ لوگ خراب ہو گئے۔ اور اس کی طرف توجہ نہیں رہی۔ مصر کے ایک عالم نے لوگوں کی حالت پر قہر کرتے ہوئے اور یہ بتانے کیلئے کہ لوگ کس طرح قرآن شہر لیتے کوماتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ کہتے ہیں۔ قرآن کا کوئی فائدہ نہیں مگر ان کو کیا معلوم ہے۔ قرآن کے بڑے فوائد ہیں۔ لیکن یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ساری قرآن نہ پڑھو۔ لیکن جب رجاؤ تو قبر پر قرآن پڑھا جاتا ہے۔ پھر یہ کیا کم فائدہ ہے۔ کہ اسے خوبصورت غلافوں میں لپیٹ کر زمینت کے طور پر گھر میں رکھا جاتا ہے۔ اور جب کوئی شخص

کسی غلط بات کو نہ مانتا ہو تو اس کو چھوٹی بات کا یقین دلانے کے لئے قرآن کو ماتم میں لیکر یقین دلایا جاتا ہے تو اس طرح قرآن باوجود مفید ہونے کے لعنت کا طوق ہو گیا۔ یہ بہترین چیز تھی۔ مگر اس کے غلط استعمال سے نقصان ہو رہا ہے۔ اسی طرح دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشارت عظمیٰ تھے۔ مگر کن کے لئے۔ ان کے لئے جو مانتے ہیں۔ مگر اب وہ جس کیلئے تو بشارت نہ تھے۔ اس کے لئے آپ انذار تھے۔ پس ہدایت وہی مفید ہو سکتی ہے۔ جو عمل میں آئے۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ غلط مزے لینے کے لئے پڑھتے ہیں۔ اور اسپر غور نہیں کرتے۔ حالانکہ ان کو یہ سوچنا چاہئے۔ کہ ہم ان نصیحتوں کو کس طرح اپنی روزانہ زندگی پر وارد کر سکتے ہیں۔ آپ لوگوں کو کچھ ہدایتیں مطبوعہ دی گئی ہیں۔ کچھ زبانی سنا دی گئی ہیں۔ یا سمجھا دی جائیگی۔ ان سب کے مطابق اپنی زندگی بسناؤ۔ اگر تم ان ہدایتوں کے مطابق کام کرو گے۔ تو انشاء اللہ کامیاب ہو گے۔ بہت سے لوگ الفاظ کو پڑھتے ہیں۔ اور ان پر سے یونہی گذر جاتے ہیں۔ غور نہیں کرتے کہ ان کے نیچے کون سے معنی ہیں۔ وہ الفاظ کو دیکھتے ہیں۔ مگر ان کے معنوں کو نہیں دیکھتے۔ تم الفاظ کو پڑھو۔ ان کے مطلب کو سمجھو۔ اور ان مطالب کو اپنے زندگی کو اور پر حاوی کر لو۔

بہت سی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر اپنے اندر بہت سے معانی رکھتی ہیں۔ اور ان کے بڑے اثرات ہوتے ہیں۔ میں جب چھوٹا بچہ تھا۔ تو یہ پڑھ کر حیران ہوتا تھا کہ نیوٹن نے جو کام کیا ہے۔ اسے بڑا کیوں کہا جاتا ہے۔ نیوٹن نے کشش ثقل معلوم کی تھی۔ وہ باغ میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس نے دیکھا۔ ایک سیب شاخ سے گرا ہے۔ اس نے غور کیا کہ یہ سیب اوپر جانے کی بجائے نیچے کی طرف کیوں آیا ہے۔ اسی امر پر غور کرتے کرتے اس نے کشش ثقل کا پتہ لگا لیا۔ مجھے جب بڑے ہو کر معلوم ہوا کہ اس دریافت سے علوم میں لانا تھا ترقی ہوئی ہے۔ تو نیوٹن کی دریافت

کی قدر معلوم ہوئی۔ اس بات کی دریافت سے علوم کی ترقی ہزاروں گنی ہو گئی ہے۔ دیکھو بات معیوبی تھی۔ مگر اس کے اثرات کتنے اہم ثابت ہوئے۔

مومن بزدل نہیں ہوتا
 دوسری ہدایت یہ ہے کہ مومن بزدل نہیں ہوتا۔ چونکہ ہم یہ کہتے رہتے ہیں کہ فساد نہ کرو اس لئے خیال آتا ہے کہ بعض لوگوں میں بزدلی نہ پیدا ہو جائے۔ یاد رکھو کہ مومن وسط میں رہتا ہے۔ ایک ہوشیار عورت وہ نہیں جو خاندان کے یہ کہنے پر کہ آج کھانے میں نمک زیادہ ہے۔ دوسرے وقت بالکل پھیکا کھانا پکھلائے۔ اسپر وہ ضرور یہ کہیگا کہ کھانا پھیکا ہی اور اس وقت عورت کا یہ کہنا فضول ہو گا کہ پہلے کہتے تھے نمک زیادہ ہے۔ اب کہتے ہیں کم ہے۔ کیونکہ خاندان نے جب زیادہ نمک معلوم کیا تو زیادہ کہا اور جب کم معلوم کیا تو کم کہا۔ پس جس طرح عورت کا اعتراض غلط ہے۔ اسی طرح "فساد نہ کرو" کی تعلیم سے یہ نتیجہ نکالنا کہ بزدلی اختیار کرو۔ غلط ہے۔ فساد نہ کرو" کے معنی ہیں کہ بلاوجہ لڑائی میں نہ پڑو۔ لیکن اگر دین کے لئے جان دینے کی بھی ضرورت ہو۔ تو اس وقت جان دینا ذلت اور فنا نہیں ہوگا۔ کیا صحابہ فساد ہی تھے۔ کہ ضرورت کے وقت جان دیتے تھے۔ نہیں۔ پس یاد رکھو کہ چونکہ ایشان دقربانی کے بغیر کبھی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی تھی اس لئے کبھی کسی خطرے اور کسی بڑی سے بڑی قربانی سے نہ ڈرو۔ آپ کبھی فساد نہ کھرا کرو۔ ہاں اگر ایسے سامان ہو جائیں کہ جان کا خطرہ ہو۔ تو جان کی پر دہائی نہ کرو۔ ایسی حالت میں اپنی جگہ سے نہ ہٹنے پر خدا تمہاری حفاظت کرے گا۔ بعض حالات میں غلطی سے لوگوں سے ایسا فعل سرزد ہوا ہے۔

کچھ نام رکھیں مگر وہ بزدلی نظر آتا ہے۔ میں ہونا چاہتا ہوں۔ یاد رکھو بھادری کا نتیجہ ہمیشہ اچھا نکلتا ہے۔ اور بزدلی کوئی کلام نہیں کر سکتا۔ کسی جماعت اور کسی قوم نے ترقی نہیں کی۔ جب تک اس نے بزدلی کو چھوڑ کر بھادری سے کام نہیں لیا۔ انگریزوں کو

دیکھو جنگلوں اور پہاڑوں میں بیس بیس سال گذرتے ہیں۔ ایک امریکن نے بیس سال جنگل میں اس لئے گزارے کہ وہ ہندوؤں کی زبان دریافت کرے۔ اور یہ معلوم کرے کہ آیا ان کے شخص اثنائے ہوتے ہیں۔ یا ان اشاروں کے کچھ معنی بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ بیس سال ہندوؤں میں رہنے سے اس نے دریافت کیا کہ ہندوؤں کی بھی زبان ہے جب ایک شخص بیس سال محض اس غرض کے لئے جنگلوں اور ہندوؤں میں گزار دیتا ہے۔ کہ ان کی زبان دریافت کرے۔ تو کیا ہم خدا کے دین کی حفاظت اور تبلیغ کے لئے تین ماہ جنگلوں میں بسر نہیں کر سکتے۔ وہ لوگ خواہ کچھ بھی ہوں۔ مگر ہندوؤں سے زیادہ تو غیر جنس نہیں۔

افسروں کی کامل اطاعت کرنی چاہیے

افسروں کی کامل اور مکمل فرمانبرداری اختیار کرنا خواہ تم اپنے آپ کو افسر سے اعلیٰ سمجھو۔ لیکن اس کی اطاعت اسی طرح کرنی ہوگی۔ جس طرح ایک شاہ کی ایک چوڑھا اور چار کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیونکہ اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اس کی پروا نہ کرو۔ کہ افسر ادنیٰ ہے اور تم اعلیٰ ہو۔ یا جو کام تمہیں دیا گیا ہے وہ ادنیٰ ہے۔ کیونکہ جو کام خدا کے لئے کرتا ہے۔ اس کی شان نہیں کم ہوتی بلکہ خدا اس کو اٹھاتا ہے۔ پس کسی کام کو ادنیٰ نہ سمجھو اور کبھی افسر کی اطاعت سے منہ نہ موڑو یہاں تک کہ اپنی مدت گزار کر واپس آ جاؤ۔ وہاں رہو۔ اطاعت کرو۔ اور ہر ایک کام کرو جس کا تمہیں افسر حکم دے۔

میل ملائی عبادت

جو تھی نصیحت یہ ہے کہ اور طاقات کرنے کی عادت ڈالو یہ نہو کہ ایک مقام پر پہنچو پھر سے رہو۔ اور وہاں کے لوگوں سے لاف بھی نہ کر سکو۔ بعض دوست جو بہت لائق تھے۔ مخلص بھی تھے۔ اور عبادت بھی تھے۔ محض کم گوئی کے باعث لوگوں سے میل جول نہ بڑھا سکے۔ اس کے

مقابلہ میں یہاں کے ایک مستری میں جو پڑھے لکھے و اجبی ہیں مگر ان کو یہ فن آتا ہے۔ کہ ایسے طریق پر آریوں وغیرہ سے گفتگو کرتے ہیں کہ دشمن خاموش ہو جاتا ہے۔ ایک مقام پر ہمارے ایک دوست مقیم تھے وہاں ایک مولوی صاحب گئے۔ اور جس مسجد میں ہمارے دوست مقیم تھے اس کے مصلے پر کھڑے ہو گئے۔ کہ نماز پڑھائیں۔ ہمارے دوست نے ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی۔ اسپر مولوی صاحب نے شور مچا دیا کہ یہ کافر ہے۔ اس نے ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھی۔ دوسرے گاؤں میں جب ہمارے ان مستری صاحب کو معلوم ہوا تو انہوں نے نہایت معقولیت سے موٹے طریق پر اس کو اس طرح لوگوں کے ذہن نشین کر دیا۔ کہ مولوی صاحب کو حق ہی نہ تھا۔ کہ وہ اس مسجد میں آکر نماز پڑھا۔ جبکہ اس جگہ کا امام موجود تھا۔

اسی طرح جس گاؤں میں وہ مقیم ہیں۔ وہاں کچھ آریے بچ بھی گئے۔ وہ کسی ضرورت سے گاؤں سے باہر گئے ہوتے تھے۔ جب آریوں نے گفتگو کرنی چاہی تو گاؤں والوں نے کہا کہ ہمارے ایک بھائی ہیں۔ جو باہر گئے ہوتے ہیں وہ آئیں جو وہ فیصلہ کریں گے۔ اسی کے مطابق ہم عمل کریں گے۔ ادھر گاؤں والوں نے ان کو بلوایا۔ انہوں نے آکر پہلے تو کھانے وغیرہ کے متعلق آریوں سے پوچھا اور پھر گفتگو کرنی چاہی۔ آریوں نے کہا کہ مولوی صاحب یہ برادری کا معاملہ ہے آپ ہی ان کو سمجھائیں کہ یہ مان جائیں۔ ان کا ایک بھائی باہر گیا ہوا ہے۔ وہ آئے تو ہم اپنی برادری کو ملا لیں گے۔ اور ہم ان سے اس بات کی معافی لینے کے آج تک ہم نے ان کو اپنے سے علیحدہ رکھا۔ ان پر ظلم کیا۔ مستری صاحب نے لکھا کہ ان کو کہا کہ وہ آج بھائی صاحب کہاں گئے ہیں۔ انکو بلاؤ۔ تاکہ پنڈت جی کی بات پر غور کریں۔ لکھا انہوں نے کہا وہ بھائی تو آ رہے ہیں۔ اور اسپر انہوں نے صحیح فیصلہ کیا۔ آگے بحث لمبی ہے۔ اس کے دھڑکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ غرض یہ میل ملاپ کا نتیجہ تھا۔

کہ انہوں نے لکھا انہوں پر یہ اثر پیدا کر لیا ہے خواہ وہ کتنے ہی دور بھاگوں والی لوگ ہوں لگو آہستہ آہستہ میل ملاپ کے ذریعہ درست کر لیا جا سکتا ہے۔

تبلیغی مقام کو تسلیم کرنا چاہیے

چھوڑو۔ اہلبیت یا لوگوں کی بے رحمی وغیرہ سے گھبرانا نفلوں ہے۔ ساری عمر میں یہ صفت ۹۰ دن میں جو نہ کھائے وقت کو گنتی ہیں۔ اگر ان کو بھی یوں ہی کھودو گے۔ تو پھر یہی کس طرح پسندیدہ ہو سکتا ہے۔ ان جو پاس کے گاؤں ہوں ہیں ضرور جاؤ۔ لیکن بغیر خاص حکم یا نہایت اشد ضرورت کے انہی مرکز کو ہرگز نہ چھوڑو۔ میری چھٹی نصیحت یہ ہے کہ جس گاؤں میں تم متعین ہو اس کے ارد گرد کے گاؤں کو بھی اپنا ہی علاقہ سمجھو۔ ہمارے پاس اتنے آدمی نہیں کہ ہر ایک چھوٹے بڑے گاؤں میں ایک ایک مبلغ لگا دیں اس لئے تم جس مرکزی گاؤں میں مقیم ہو اس کے ارد گرد علاقوں میں ضرور جاؤ۔ اگر اس گاؤں میں کوئی کام نہ ہو تو سیر کیے ہی چلے جاؤ۔ اور وہاں کے متعلق واقفیت ہم پہنچاؤ۔

اساتوین نصیحت یہ ہو کہ

آریوں اور کھنوں کو شکار نہ کرو۔ چونکہ وہاں پر آریوں کی ایک بڑی جمہوریت کو غفلت میں ڈالکر اپنا کام کرنا چاہتے ہیں اس لئے ان سے بالخصوص ہوشیار رہو۔ تم کسی پر اگر خدا کیلئے غضب کرو گے تو اس کا مستحق ہو گے۔ اور وہ شخص اگر بدبخت نہیں ہوگا نیک ہوگا تو اس لئے ثواب ہوگا اگر اسپر خدا کے لئے شکر کیا گیا۔

دعاؤں پر خاص زور

میری آٹھویں نصیحت یہ ہو کہ دعاؤں پر خاص زور دو۔ خصوصیت سے زور دو جو کام دعا ہو سکتا ہے وہ اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ دوست و اشراف جدا ہوں مگر خدا جدا نہ ہوگا۔ ایک میاں اور بیوی خواہ ایک چار پائی پر لٹی ہوئے ہوں اور بیوی کی پیٹ میں قوتیج کا درد ہو تو قبل اس کے کہ وہ اپنی خاندان کو اطلاع دے اسکی دعا کو خدا سنیگا۔ اور اسکی تکلیف کو دور کر دیا۔ کیونکہ وہ علیم ہے۔ اس نے اپنی علم سے وہ سامان کر رکھی ہیں جو اس مرض کو دور کر سکتے ہیں۔ پس خدا سے دعا کرو اور اسی پر بھروسہ کرو سامان بھی اسی کے نفل سے میسر آتے ہیں۔

مستعرض کو عام فہم

نہیں نصیحت یہ ہے۔ مستعرض کو عام فہم ہو جاؤ۔ کہ مومن ہوشیار رہے۔ مخالف کو وہ جواب دو جو سخی ظہوں کے لئے مفید ہے۔

ایک جگہ ملکوں میں آریوں نے اعتراض کیا کہ سلام تو وہ مذہب ہے جو بہن بھائی کی شادی کر دینا ہے۔ (چچا تالیسے بچوں کی) اب اگر ایسے موقع پر علمی طور پر بحث کی جائے تو کم مفید ہوگی۔ اس لئے ہمارے دوستوں نے اس کے فضل سے یہ جواب دیا کہ اسلام میں تو بہن بھائیوں کی شادی نہیں ہوتی۔ البتہ ہندو مذہب میں ہوتی ہے۔ کیونکہ تناسخ میں ممکن ہے بہن یا کوئی دور قریبی رشتہ دار کے جنم میں بیوی بن جائے۔ پس وہ بات کر دو جو صحابہ کے لئے مفید ہو۔ غلط نہ ہو۔ اسلام کے مطابق ہو۔ مگر ایسی عام فہم کہ سننے والوں کے لئے مفید ہو۔

انہما رہمدردی

دوسری نصیحت یہ ہے کہ ہمدردی سے جو کام ہو سکتا ہے۔ وہ بغیر ہمدردی کے نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمدردی کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تم ان میں آئندہ کے لئے کوئی لالچ پیدا کر دو۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کی ضرورت کے وقت جس قدر تم مدد کر سکتے ہو۔ کرو۔ جس جتنی طور پر امداد دو۔ اور اگر تمہارا پاس کچھ ہو تو جس طرح اپنے وطن میں غربا کی امداد ضرورت کے وقت کرتے ہو۔ ان کی بھی کر دو۔ آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہ کرو کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ کیونکہ لوگوں نے ان کو لالچ دیکر خراب کر دیا ہے۔ اگر ہم بھی وعدہ دینگے اور اس سے ان میں لالچ پیدا ہوگا تو ان کی اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

شکر کا کارگزاری کی یاد دلا رکھو

گیا رہو نصیحت جو کام کرو اس کی یادداشت رکھو۔ اور افسر کو باقاعدہ اطلاع دو۔ خواہ روزانہ خواہ ہفتہ وار۔ نوٹس لکھا جائے۔ آئندہ کام کرنے والے مبلغوں کو بھی ہوگا۔ اس کے بعد پہلے مبلغین کا شکر یہ داکرو میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے جو بھائی پہلے گئے وہ کس حال میں گئے تھے۔ انہوں نے وہاں کیا کام کیا

اور کس طرح انہوں نے آریوں کی سوز سار محنتوں کا مقابلہ کیا۔ جب ہمارے آدمی گئے ہیں تو وہ ایسا وقت تھا جبکہ مشر دھانند صاحب نے علی الاملا کہا تھا کہ ملک کا نہ لوگ پیاسے پرند کی طرح چورج کھولے بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے منہ میں کوئی پانی چوڑا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جائیں۔ اور ان کو ہندو دھرم میں ملا لیں۔ اس وقت مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ملک انوں کی آبادی کہاں کہاں ہے۔ صرف ہدایت الاسلام کو چند دیہات کا علم تھا۔ اور وہ ان کو چھپائے بیٹھی تھی۔ مسلمانوں کو نہیں معلوم تھا کہ کن کن ضلعوں میں ان کی آبادی ہے۔ اور ریلوے کہاں تک ہے۔ اور راستہ کیا ہیں۔ حالانکہ وہ بہت وسیع علاقہ تھا۔ ملک نہ علاقہ اسی طرح، جیسے جالندھر۔ لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ کی کمزریوں کو ملا دیا جائے۔ پھر یو۔ پی کی آبادی بھی سچا بے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ پچاس میل کے علاقہ میں وہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ پنجاب میں سید کہاں کہاں ہیں۔ تو اس کے لئے کتنا مشکل کام ہے۔ بعض علاقوں میں ریل کم ہو یا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بھائی وہاں گئے۔ اور ان میں سے بعض نے ستر ستر میل کا پیدل سفر طے کیا۔ گویا وہ بیس بیس گھنٹے چلتے رہے ہیں۔ اور پھر جب وہ گئے تو بعض علاقوں میں ان کو ڈاکو خیاں کیا گیا۔ بعض میں خیاں کیا گیا کہ یہ ان کے بچے بھگالی تینگے۔ اس حالت میں وہ ان کی بات کب سن سکتے تھے۔ وہ بجائے ان کی بات سننے کے ہر وقت ان کی حرکات پر ہی نظر رکھتے ہوں گے۔ پھر اجنبیت وغیرہ کی وجہ سے بعض مقامات سے ہمارے مبلغوں کو نکال بھی دیا گیا وہ کئی کئی دن سڑکوں پر پڑے رہے۔ اور ان کو فائدہ کرنے پڑے۔ بعض کو ہمینہ ہمینہ بھر چنے چبا کر گزارہ کرنا پڑا۔ رمضان کے ہمینہ میں لوگ کس طرح اپنے گھروں میں سامان کرتے ہیں۔ مگر اس

ہمینہ میں ہمارے مبلغوں کو سٹوڈنٹس پر گزارہ کرنا پڑا۔ وہ لوگ چھوٹ چھوٹ کھاتے تھے ان کا کھانا پکانے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ اور ہماری تاکید تھی کہ ان سے مت مانگو۔ اور لحاظ میں بھی ان سے کوئی خدمت نہ لو۔ پھر ادھر آریوں کی کوششیں تھیں۔ ادھر علماء دیوبند وغیرہ بھی ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو کہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ ملنے سے بہتر ہے۔ کہ آریہ ہو جاؤ۔ غرض ایسی ایسی شہا مشکلات تھیں۔ جن میں وہ لوگ گئے اور انہوں نے ان مشکلات میں کام کیا۔ انہوں نے جو کام کیا ہے اور جن حالت میں کیا ہے ان کو پڑھ کر اور ان کی قربانی کو دیکھ کر رقت آتی ہے۔ انہوں نے اصل مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ اب اگر تم کو فتح حاصل ہو تو اس فتح کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی ہے۔ اور اس فتح کا سہرا اصل میں ان ہی کے سر ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم ان کے کام کو حقارت سے نہ دیکھو۔ بلکہ چاہیے کہ تم ان کو شکر گزار ہو۔ کہ ابتدائی مشکلات کو انہوں نے تمہارے لئے صاف کر دیا ہے۔ آتا ہے۔ من لیسکر الناس۔ لیسکر الناس جو لوگوں کا شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ اس کا بھی شکر گزار نہیں ہون سکتا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم ان کا شکر ادا کرو۔ میں تو بے تعلق کی طرح ہوں۔ میرے لئے جیسے وہ ہیں ایسے ہی تم ہو۔ میرا تم سب سے ایک رشتہ ہے۔ لیکن حقیقتہ یہ ہے کہ اب تمہارا ذریعہ جو کامیابی ہوگی۔ اس میں ۹ حصے ان کے ہوں گے۔ اور ایک حصہ تمہارا کیونکہ وہ ان تمام ابتدائی مشکلات کو حل کر چکے ہیں۔ جو ابتداء میں ہوا کرتی ہیں تمہارا ہے۔ لئے اب وہ مشکلات نہیں ہوں گی۔ انہوں نے جو آسانیاں پیدا کی ہیں ان کو تم استعمال میں لائو۔ اس لئے جس جگہ جاؤ ان کے کام کی قدر کرو۔ ان کے لئے دعا کرو اور اپنے لئے اور اس کام کے لئے بھی دعا کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک جگہ ملکاتوں میں آریوں نے اعتراض کیا کہ اسلام تو وہ مذہب ہے جو بہن بھائی کی شادی کر دیتا ہے۔ یہاں کے بچوں کی اب اگر ایسے موقع پر علمی طور پر بحث کی جائے تو کم مفید ہوگی۔ اس لئے ہمارے دوستوں نے اس کے فضل سے یہ جواب دیا کہ اسلام میں تو بہن بھائیوں کی شادی نہیں ہوتی۔ البتہ ہندو مذہب میں ہوتی ہے۔ کیونکہ تیسری صدی میں سکھوں نے یاکوئی اور قریبی رشتہ دار کے جنم میں بیوی بن جائے۔ پس وہ بات کر دینا چاہئے کہ اسے مفید ہو۔ غلط نہ ہو۔ اسلام کے مطابق ہر گز یہ ایسی عام فہم کہ سننے والوں کے لئے مفید ہو۔ دوسری نصیحت یہ ہے کہ

اظہار ہمدردی

ہمدردی سے جو کام ہو سکتا ہے۔ وہ بغیر ہمدردی کے نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہمدردی کے یہ سبب نہیں ہیں کہ تم ان میں آئندہ کے لئے کوئی لالچ پیدا کر دو۔ بلکہ یہ ہے کہ ان کی ضرورت کے وقت جس قدر تم مدد کر سکتے ہو۔ کرو۔ جسمانی طور پر امداد دو۔ اور اگر تم پاس کچھ ہو تو جس طرح اپنے وطن میں غربا کی امداد ضرورت کے وقت کرتے ہو۔ ان کی بھی کرد آئندہ کے لئے کوئی وعدہ نہ کرو کہ ہم یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ کیونکہ لوگوں نے ان کو لالچ دیکر خراب کر دیا ہے۔ اگر ہم بھی وعدہ دینے اور اس سے ان میں لالچ پیدا ہوگا تو ان کی اصلاح مشکل ہو جائے گی۔

شکر کی نشانی

کار گزار کی یاد دہانی یہ ہے جو کام کرو اس کی یادداشت رکھو۔ اور اپنے کربا قاعدہ اطلاع دو۔ خواہ روزانہ خواہ ہفتہ وار نوٹ لیکنا تاکہ آئندہ کام کرنے والے مبلغوں کو بھی ہوگا۔ اس کے بعد اپنے مبلغین کا شکر یہ داکرو میں اس مضمون کی طرف آنا ہوں کہ ہمارے جو بھائی پہلے گئے وہ کس حال میں گئے تھے۔ انہوں نے وہ کیا کام کیا

اور کس طرح انہوں نے آریوں کی سوسائٹی کو کامیاب کیا۔ جب ہمارے آدمی گئے ہیں تو وہ ایسا وقت تھا جبکہ شردھانند صاحب نے علی الاعلان کہا تھا کہ ملکاتوں کو پیاسے پرند کی طرح چوڑھ کھولے بیٹھے ہیں۔ کہ ان کے منہ میں کوئی پانی چھوٹا اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جائیں۔ اور ان کو ہندو دھرم میں طالبیں۔ اس وقت مسلمانوں کو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ملکاتوں کی آبادی کہاں کہاں ہے۔ صرف ہدایت الاسلام کو چند دیہات کا علم تھا۔ اور وہ اس کو چھپائے بیٹھی تھی۔ مسلمانوں کو نہیں معلوم تھا کہ کس کس ضلعوں میں ان کی آبادی ہے۔ اور ریو کہاں تک ہے۔ اور راستہ کیا ہیں۔ حالانکہ وہ بہت وسیع علاقہ تھا۔ ملکاتوں کا علاقہ اسی طرح ہی جیسے جاندھر۔ لاہور۔ راولپنڈی وغیرہ کی کمشنریوں کو ملادیا جائے۔ پھر یو۔ پی کی آبادی بھی پنجاب سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ پچاس میل کے علاقہ میں وہ پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی سمجھو کہ اگر کوئی شخص یہ معلوم کرنا چاہے کہ پنجاب میں سید کہاں کہاں ہیں۔ تو اس کے لئے کتنا مشکل کام ہے۔ بعض علاقوں میں ریل کم پڑیا نہیں ہے۔ ایسی حالت میں ہمارے بھائی وہاں گئے۔ اور ان میں سے بعض نے ستر ستر میل کا بیدل سفر طے کیا۔ گویا وہ بیس بیس گھنٹے چلتے رہے ہیں۔ اور پھر جب وہ گئے تو بعض علاقوں میں ان کو ڈاکو خیاں کیا گیا۔ بعض میں خیاں کیا گیا کہ یہ ان کے بچے بھگا لیں گے۔ اس حالت میں وہ ان کی بات کب سن سکتے تھے۔ وہ بچائے ان کی بات سننے کے بردقت ان کی حرکات پر ہی نظر رکھتے ہوں گے۔ پھر اجنبیت وغیرہ کی وجہ سے بعض مقامات سے ہمارے مبلغوں کو نکال بھی دیا گیا وہ کئی کئی دن سڑکوں پر بیٹھے رہے۔ اور ان کو فاقہ کرنے پڑے۔ بعض کو ہینہ ہینہ بھر چنے چبا کر گزارہ کرنا پڑا۔ رمضان کے ہینہ میں لوگ کس طرح اپنے گھروں میں سامان کرتے ہیں۔ مگر اس

ہینہ میں ہمارے مبلغوں کو ستونوں کرنا پڑا۔ وہ لوگ چھوٹا چھوٹا چھات کوئے ان کا کھانا پکانے کے لئے بھی تیار نہ تھے۔ اور ہماری تاکید تھی کہ ان سے مت مانگو۔ اور لحاظ میں بھی ان سے کوئی خدمت نہ لو۔ پھر ادھر آریوں کی کوششیں تھیں۔ ادھر غلام دیوبند وغیرہ بھی ہماری مشکلات میں اضافہ کر رہے تھے۔ وہ لوگوں کو کہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ ملنے سے بہتر ہے۔ کہ آریہ ہو جاؤ۔ غرض ایسی ایسی شام مشکلات تھیں۔ جن میں وہ لوگ گئے اور انہوں نے ان مشکلات میں کام کیا۔ انہوں نے جو کام کیا ہے اور جن حالت میں کیا ہے ان کو پڑھ کر اور ان کی قربانی کو دیکھ کر رقت آتی ہے۔ انہوں نے اصل مشکلات کا مقابلہ کیا ہے۔ اب اگر تم کو فتح حاصل ہو تو اس فتح کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی ہے۔ اور اس فتح کا سہرا اصل میں ان ہی کے سر ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم ان کے کو حقارت سے نہ دیکھو۔ بلکہ چاہیے کہ تم ان کی شکر گزار ہو۔ کہ ابتدائی مشکلات کو انہوں نے تمہارے لئے صاف کر دیا ہے۔ آتائے ہو لہذا شکر الناس لہم بشکر اللہ جو لوگوں کو شکر گزار نہیں ہوتا۔ وہ اللہ کا بھی شکر گزار ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ تم شکر ادا کرو۔ میں تو بے تعلق کی طرح ہوں۔ میرے لئے جیسے وہ ہیں ایسی ہی تم ہو۔ میرا تم سے ایسا رشتہ ہے۔ لیکن حقیقتہ یہ ہے کہ اب تم ذریعہ جو کامیابی ہوگی۔ اس میں ۹ حصے ان ہوں گے اور ایک حصہ تمہارا کیونکہ وہ ان تمام ابتدائی مشکلات کو حل کر چکے ہیں۔ جو ابتداء میں ہو کرتی ہیں تمہارے لئے اب وہ مشکلات نہیں ہوں گی۔ انہوں نے جو آسانیاں پیدا کی ہیں ان کو تم استعمال میں لائو۔ اس کے کام کی قدر کرو اور اپنے لئے لے لو۔

ملکان کو متاثر کرنے کیلئے آریوں کی چالیں

فرد ہونے کیلئے روپیہ پیش کیا جاتا ہے

اگرچہ اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں کہ آریوں کے پاس ملکوں کو متاثر کرنے کا سبب بڑا ذریعہ مال و زر ہی ہے۔ اور اسی سے ان کو خرید رہے ہیں۔ لیکن نظام آریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ذیل میں ایک معزز ملک راجپوت کا مختصر سا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو آریوں کے انکار کی بڑے زور کے ساتھ تکذیب کر رہا ہے۔ خاکسار کے موضع میں قریباً تین سو آدمی ملک راجپوت رہتے ہیں۔ ہم لوگوں سے آریہ دہند و سبھا کے کہا کہ اگر تم معتمد ہمارے موضع کے مکر دہند و ہو جاؤ۔ تو ہم تم لوگوں کو مبلغ بیس ہزار روپیہ کے قریب دیں گے۔ سارے بھی ہر قسم کا لالچ دیا۔ مگر چونکہ ہم کو اپنے مذہب کی خوبی اور صداقت کا پورا علم تھا ہم ان کے دھوکے میں نہیں آئے۔ اور کیوں آئے۔ مذہب ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کو بالعموم روپیہ کے بچھا لانا یا بیچنا لانا چاہئے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ آریہ اور ہندو سبھا کے لوگ کیوں لوگوں کو بہکا کر ٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ اور میدانِ مباحثہ میں کیوں قدم نہیں رکھتے۔ میں پیشتر بھی بذریعہ اخبار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ اگر آریہ اور ہندو سبھا کو اپنے مذہب کی سچائی کا گمان ہے۔ تو میدان میں آئے اور مباحثہ کرے۔ اور اگر ہمت نہ ہو تو اپنا سامنہ لیکر خاموش ہو رہے۔ اور پھر شدھی کا لفظ منہ سے نہ نکالے۔ زمانہ سلطان محمود غزنوی میں جس وقت سلطان مذکور نے مندر سو منات کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت ہندوؤں نے سلطان کو لالچ دیا کہ چاہو جس قدر روپیہ ہم سے لے لو گے مگر مندر نہ توڑا جائے۔ اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ میں بت شکن ہوں۔ بت فروش نہیں ہوں۔ آج اسی طرح ہنگول لالچ دیا جا رہا ہے مگر ایک خدا کو چھوڑ کر ہم بت پرست نہیں بن سکتے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اگر

ہوں۔ اور وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اپنی پوری ہمت صرف کر دیں۔ تاکہ رسالہ رواں کے بجٹ میں کمی نہ رہ جائے۔ غلہ کی فراہمی میں اس امر کا خیال رکھا جاوے کہ ہر دوست سے نقشہ مسئلہ کے مطابق یعنی ۲ سیر فی من غلہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور بعد ذرا ہی مناسب نرخ پر فروخت کر کے روپیہ جلد ارسال کیا جاوے۔

۲۔ زکوٰۃ کار روپیہ وصول کرنے میں پوری توجہ لینا کی گئی۔ صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کی جاوے۔ اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور میں یا ناظر بیت المال قادیان کے پتہ سے ارسال کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر زکوٰۃ کی وصولی کا کافی انتظام کارکنان سلسلہ فرما دیں۔ تو اس کا کاروبار بہت زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔

۳۔ یہ بات بارہا احباب کے نوٹس میں آچکی ہے کہ چند ماہوار ہر ماہ کی بینس تاریخ تک اس دفتر میں آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اخراجات ماہوار ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدھے ماہ باقاعدہ ماہوار ہوتی رہے۔ پس کارکن

احباب کو ہر ماہ کی بینس تاریخ تک چند ماہوار وغیرہ اس دفتر میں پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہر ششماہی اول نمونے گوشوارہ سے احباب کو علم ہو گیا ہوگا۔ کہ پہلے جماعتوں نے اپنے نصف بجٹ کو پورا کیا ہے۔ باقی پہلے جماعتوں نے نصف بجٹ سے کم ارسال کیا ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کو جن سے نصف بجٹ سے کم وصول ہوا ہے۔ دفتر سے ایک چٹھی جا رہی ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے کہ وہ ۱۳ ستمبر تک اپنے بجٹ کی کمی کو پورا کریں۔ اور خاص طور پر اس طرف توجہ فرمادیں۔ اور اگر اس کی کوئی خاص وجہ ہو۔ تو اس سے بھی دفتر کو مطلع فرمادیں۔

۵۔ رقم چندہ ارسال کرنے وقت کو بن پر تفصیل دیں اور جس کھانا جماعت میں رقم جمع ہوگی اس کا نام بھی کو بن پر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے کو بن کو جماعت کی کھانوں میں لیجانا محال امر ہے۔ ناظر بیت المال

اس کے بعد میں نصاب کو ختم کرتا ہوں پہلے جو فنڈ کو صدقہ کی رقم دی جاتی تھی اس میں علاوہ راستہ میں خیرات کرنے کے ذریعہ کے خیراتی امور کے لئے بھی رقم فراہم ہو جاتی تھی۔ مگر اس کے لئے اب ہم نے علیحدہ انتظام کیا ہے۔ اس لئے اب جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ تقوڑا ہے۔ اور صرف اس لئے ہے کہ راستہ میں فنڈ کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ اس پر حضور نے اپنے گھر کی طرف سے کچھ رقم بطور صدقہ دی۔ اور دوسرے احباب نے بھی کچھ نقدی پیش کی۔ یہ صدقہ راستہ میں فقراء و مسکین وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے۔

اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور دعاء کے بعد فرمایا خدا کرے اب آئندہ جو وفد جائیں وہ ملکوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے نہیں بلکہ ان کی توبہ دہشت کرنے کے لئے جائیں۔

صیغہ بیت المال کا اعلان

۱۔ میں نے شروع اپریل میں زمیندار جماعتوں میں ایک فارم اجناس کا طبع کر کے ارسال کیا تھا جس میں تمام کارکنان کی خدمت میں التماس کی گئی تھی کہ تمام زمیندار احباب سے ہر قسم کی پیدا شدہ جنس پر ہندہ نصلاً بشرح اڑھائی سیر فی من حاصل کیا جاوے۔ اس کے بعد متعدد چٹھیوں اور اعلانات کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس کی طرف ایسی توجہ نہیں ہوئی جیسی کہ احباب کے اخلاص اور دینی خدمت کے جوش سے توقع کی جاتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سالوں تک اس سال چندہ فصلانہ میں سستی اور کمی نظر ہے۔ لیکن ابھی چونکہ کچھ وقت باقی ہے۔ اس لئے چٹھی میں اپنے تمام کارکن احباب کی خدمت سے زور سے عرض کرتا ہوں کہ وہ فوراً اپنے گھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکان کو مرکز کیلئے آریوں کی چاہیں

فرم ہو زکیہ نوپوش کیا جاتا ہے

ہوں۔ اور وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اپنی پوری ہمت صرف کر دیں۔ تاکہ سال رواں کے بجٹ میں کمی نہ رہ جائے۔ غلہ کی فراہمی میں اس امر کا خیال رکھا جاوے کہ ہر دوست سے فقتہ سلسلہ کے مطابق یعنی ۲ سیر فی من غلہ وصول کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور بعد فراہمی مناسب نرخ پر فروخت کے روپیہ جلد ارسال کیا جاوے۔

اس کے بعد میں نصاب کو ختم کرتا ہوں ہے جو فود کو صدقہ کی رقم دی جاتی تھی اس میں علاوہ راستہ میں خیرات کرنے کے ذریعہ کے خیراتی امور کے لئے بھی رقم فراہم ہو جاتی تھی۔ مگر اس کے لئے اب ہم نے علیحدہ انتظام کیا ہے۔ اس لئے اب جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ کھوڑا ہے۔ اور صرف اس لئے ہے کہ راستہ میں فود کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔ اس پر حضور نے اپنے گھر کی طرف سے کچھ رقم بطور صدقہ دی۔ اور دوسرے احباب نے بھی کچھ نقدی پیش کی۔ یہ صدقہ راستہ میں فقراء و مساکین وغیرہ میں تقسیم کر دیا جائے۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور دعا کے بعد فرمایا۔ خدا کرے اب آئندہ جو فود جائیگا وہ ملکانوں کو ارنہا دے سے بجائے کے لئے نہیں بلکہ ان کی تربیت کرنے کے لئے جائیں۔

صیغہ بیت المال کا اعلان

۱۔ میں نے شروع اپریل میں زمیندار جماعتوں کو فارم اجناس کا طبع کرانہ ارسال کیا تھا جس میں کارکنان کی خدمت میں التماس کی گئی تھی کہ تمام زمیندار احباب سے ہر قسم کی پیدائش شدہ جنس پر چندہ ذمہ بشرح ارضعائی سیرنی من حاصل کیا جاوے اس کے بعد متعدد چھٹیوں اور اعلانات کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس کی طرف ایسی توجہ نہیں ہوئی جیسی گذر چلنے کے اخصاص اور دینی خدمت کے جوش سے توقع سرائی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سالوں سال چندہ نصیحت میں سستی اور کمی نظر آئی ہے۔ اس لئے

۲۔ زکوٰۃ کاروپہ وصول کرنے میں پوری توجہ اپنی کی گئی۔ صاحب نصاب احباب سے زکوٰۃ وصول کی جاوے۔ اور اسے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور میں یا ناظر بیت المال قادیان کے پتہ سے ارسال کیا جاوے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر زکوٰۃ کی وصولی کا کافی انتظام کارکنان سلسلہ فرمادیں۔ تو اس ملک کاروپہ بہت زیادہ وصول ہو سکتا ہے۔

۳۔ یہ بات بارہا احباب کے نوٹس میں آچکی ہے کہ چندہ ماہوار ہر ماہ کی مینس تاریخ تک اس دفتر میں آنا ضروری ہے۔ کیونکہ اخراجات ماہوار ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدھ بھی باقاعدہ ماہوار ہوتی رہے۔ پس کارکنان

احباب کو ہر ماہ کی مینس تاریخ تک چندہ ماہوار وغیرہ اس دفتر میں پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہر ششماہی اول سے گوشوارہ سے احباب کو

علم ہو گیا ہوگا۔ کہ پچھلے جمعراتوں نے اپنے نصف بجٹ کو پورا کیا ہے۔ باقی پچھلے جمعراتوں نے نصف بجٹ سے کم ارسال کیا ہے۔ ایسی تمام جمعراتوں کو جن سے نصف بجٹ سے کم وصول ہوا ہے۔ دفتر سے

ایک چٹھی جا رہی ہے۔ جس میں استدعا کی گئی ہے کہ وہ ۳۰ ستمبر تک اپنے بجٹ کی کمی کو پورا کریں۔ اور خاص طور پر اس طرف توجہ فرمادیں۔ اور اگر اس کی کوئی خاص وجہ ہو۔ تو اس بھی دفتر کو مطلع فرمادیں۔

۵۔ رقم چندہ ارسال کرنے وقت کوپن پر تفصیل دیں اور جس کھاتہ جماعت میں رقم جمع ہوگی اس کا نام بھی کوپن پر ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر اس کے قریب کو جماعت کی کھاتوں میں لیجانا محال امر ہے۔ ناظر بیت المال

اگرچہ اس بات میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ آریوں کے پاس ملکانوں کو مرتد کرنے کا سبب بڑا ذریعہ مال و زر ہی ہے۔ اور اسی سے ان کو خرید رہے ہیں۔ لیکن نظام آریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔ ذیل میں ایک معزز ملکانہ راجپوت کا مختصر سا مضمون درج کیا جاتا ہے۔ جو آریوں کے انکار کی بڑے زور کے ساتھ تکذیب کر رہا ہے۔ خاکسار کے موضع میں قریباً تین سو آدمی ملکانہ رہتے ہیں۔ ہم لوگوں سے آریہ دہند و سبھانے کہا کہ اگر تمہارے موضع کے مکرر ہندو ہو جاؤ۔ تو ہم تم لوگوں کو مبلغ بیس ہزار روپیہ کے قریب دیں گے۔ اور بھی ہر قسم کا لالچ دیا۔ مگر چونکہ ہم کو اپنے مذہب کی خوبی اور صداقت کا پورا علم تھا ہم ان کے دھوکے میں نہیں آئے۔ اور کیوں آئے۔ مذہب ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کو بالخصوص روپیہ کے بچھا لایا جاتا۔ یا بچھا لایا جائے۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ آریہ اور ہندو سبھانے کے لوگ کیوں لوگوں کو بہکا کر ٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں۔ اور میدان مباحثہ میں کیوں قدم نہیں رکھتے۔ میں پیشتر بھی بذریعہ اخبار اعلان کر چکا ہوں۔ کہ اگر آریہ اور ہندو سبھانے کو اپنے مذہب کی سچائی کا گمان ہے۔ تو میدان میں آئے اور مباحثہ کرے۔ اور اگر ہمت نہ ہو تو اپنا سامنہ لیکر خاموش ہو رہے۔ اور پھر شذھی کا لفظ منہ سے نہ نکالے۔ زمانہ سلطان محمود غزنوی میں جس وقت سلطان مذکور نے مندر سو منات کو توڑنے کا حکم دیا تھا۔ اس وقت ہندوؤں نے سلطان کو لالچ دیا کہ چاہو جس قدر روپیہ ہم سے لے لو گے مگر مندر نہ توڑا جائے۔ اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ میں بت شکن ہوں۔ بت فروش نہیں ہوں۔ آج اسی طرح ہکو لالچ دیا جا رہا ہے مگر ایک خدا کو چھوڑ کر ہم بت پرست نہیں بن سکتے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ اگر

میں زمیندار جماعتوں کو ہر قسم کی پیدائش شدہ جنس پر چندہ ذمہ بشرح ارضعائی سیرنی من حاصل کیا جاوے اس کے بعد متعدد چھٹیوں اور اعلانات کے ذریعہ بھی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اس کی طرف ایسی توجہ نہیں ہوئی جیسی گذر چلنے کے اخصاص اور دینی خدمت کے جوش سے توقع سرائی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گذشتہ سالوں سال چندہ نصیحت میں سستی اور کمی نظر آئی ہے۔ اس لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

مالی قربانی کی خاص ضرورت زمانہ گذشتہ کی سستی کے کفارہ کا وقت

از سید حضرت خلیفۃ المسیح تانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۲۲ جون ۱۹۲۳ء

تہنہ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
 انسان کے مٹنے مٹنے دو حصے ہیں۔ ایک اودیت اور دوسرا روحانیت۔ یہ دونوں حصے اپنے اپنے دائرے میں قربانی کے محتاج ہیں۔ اور جب تک قربانی کی ضرورت کے مطابق نہ ہو۔ کامیابی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً انبیاء کی جماعت کے لوگ ہیں۔ وہ خدا کے ایسے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ کہ صوفیاء کے اقوال کے مطابق ان کی شان میں آتا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک کہ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو دنیا نہ پیدا کی جاتی۔ وہ اللہ سے ایسے قریب کے مقام پر ہوتے ہیں کہ دنیا ان کی خاطر ہوتی ہے۔ اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ نبی کے لئے ایک قوم تباہ ہوتی ہے۔ اور ایک قوم ترقی کرتی ہے۔ گویا قوموں کی ترقی اور تباہی ان کے وجود سے وابستہ ہوتی ہے۔

خدا کے پیاروں کی احتیاجیں
 مگر باوجود اتنے قریب کے پھر دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا کی حاجات ان کو بھی لگی ہوتی ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ انکی خاطر جن قوموں کو تباہ کرتا اور بعض کو ترقیاں دیتا ہے وہاں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ ان کو بھوک لگتی تھی۔ پیاس لگتی تھی۔ سونے کی حاجت ہوتی ہے۔ نبی بیمار بھی ہوتے ہیں۔ ان کو دوا کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ لباس کی بھی ان کو ضرورت ہوتی ہے۔ غرض انسانی احتیاجات کے باعث نبی اور غیر نبی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اور انبیاء کی روحانیت ان کو اودیت کی احتیاجات سے

بچا نہیں سکتی۔ پس کوئی روحانیت نہیں جس کے ساتھ مادیت نہ ہو۔ حتیٰ کہ عبادت میں بھی ظاہری حرکات کرنی پڑتی ہیں۔ روزہ کے ساتھ جسم کو بھی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ نماز میں انسان ہاتھ بائد حلقہ۔ قدم میں بیٹھتا ہے۔ جس طرح روح خدا کے حضور جھکتی ہے جسم بھی جھکتا ہے۔ اور جس طرح روح خدا کے حضور دوڑتا ہے۔ اسی طرح جسم بھی خدا کے حضور دوڑتا ہے۔ لیکن اسی طرح زکوٰۃ اصل میں اخلاق کی درستی کو کہتے ہیں لیکن اس میں مال بھی دیا جاتا ہے۔ حج میں روح کا قتل الی اللہ ہوتا ہے۔ لیکن اسکے ساتھ جسم کو بھی مشقت اٹھانی پڑتی ہے۔ غرض سب عبادتوں میں ظاہر کے ساتھ باطن اور باطن کے ساتھ ظاہر بھی ہوتا ہے۔ پس روحانی سلسلہ میں ظاہر بھی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ظاہر قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں۔ اور ان قربانیوں میں سے کچھ ہی قربانی مال کی ہوتی ہے۔

ہمارے زمانہ میں جانی قربانی کا موقع فتنہ لڑتے اور جماعت احیاء
 کم آیا ہے۔ البتہ سلسلہ ارتداد
 ہماری جماعت کیلئے تعلیم و تربیت

کا موقع ہم پہنچا دیا ہے۔ یہ شجر اٹھایا گیا ہے۔ اسلام کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ مگر ہماری جماعت اس سے مزید قربانی کرنا اور مشقت برداشت کرنا سیکھنیگی۔ اور میرا ارادہ ہے۔ کہ اس طرز تبلیغ کے سلسلہ کو دائمی کر دیا جائے۔ ہمارے احباب کا فرض ہے۔ کہ اس موقع پر ہر قسم کی قربانیاں بجالائیں۔ ہم اس فتنہ کے بند ہونے سے تبلیغ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ بلکہ ہماری تبلیغ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔ اب ہم اور ہمارے بعد سلسلہ کا انتظام جس کے ہاتھ میں ہو۔ وہ تبلیغ کرنا رہیگا۔ اور جب تک کافروں کا وجود دنیا میں ہے۔ تبلیغ کا سلسلہ بھی جاری رہیگا۔

غافلوں کو ہوشیار
 کرتی ہے۔ اور جن کی عادی ہے
 وہ مالی قربانیاں ہیں۔ اور نسبت کے لحاظ سے وہ اتنی بڑھی ہوئی ہیں۔ کہ دنیا کی کوئی قوم اتنی قربانیاں نہیں کرتی۔ اور بعض احباب کی قربانیاں تو بہت ہی بڑھی ہوئی ہیں۔ اور ایسے بھی مواقع آسکتے ہیں

کہ ہمارے احباب نے دین کی ضرورت پر گھر کی چار پائیاں تک بیچ دی ہیں۔ مگر بعض کے بوجھ اٹھانے سے سارا کام نہیں چل سکتا۔ اسلئے ضروری ہے کہ مجموعی طور پر تمام جماعت قربانی کرے۔ اور وہ لوگ جو سست ہیں یا غافل ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ سستی اور غفلت چھوڑ دیں۔ میں تمام جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ سب ملکر قربانیاں کرو۔ تاکہ جماعت کے چند احباب پر بوجھ نہ ہو۔ بلکہ اس بوجھ کو ساری جماعت اٹھائے۔

قربانی کا خاص وقت

اب خاص وقت ہے جس میں جماعت کے لئے مالی قربانی کی ضرورت بھی بڑھ گئی ہے۔ کیونکہ جب جماعت کے سینکڑوں آدمی چھٹیاں لے کر اور اپنے کاروبار کو چھوڑ کر جانی قربانی کرتے اور تبلیغ کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے چندوں میں بھی لازمی طور پر کئی آہستہ۔ ادھر اخراجات بڑھتے ہیں۔ جن کی سربراہی میزان فی الحال ۲۵۔۳۰ ہزار ہے۔ ایسے وقت میں اگر جماعت کے سب افراد قربانی نہ کریں۔ تو کام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اگر کسی شخص میں صنعت ہے۔ سستی ہے یا غفلت ہے۔ تو کافرض ہے کہ اسکو چوکس کریں۔ اور اسکے سستی اور غفلت کو دور کریں۔ بیت المال پر ۲۵ ہزار کے قریب اخراجات کا نیا بار آ پڑا ہے۔ بعض لوگوں کی آمدنیاں کم ہو گئی ہیں۔ ایسے وقت میں جماعت کے کسی فرد کا قربانی کرنے سے نہ کہے رہنا جماعت کے دشمنی کرنا ہے۔ اگر وہ لوگ جو اب تک سست رہے ہیں اس ضرورت کے وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے بڑھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے پہلے قصور کو بھی معاف فرمادے گا۔ پس اس موقع کو رائیگانہ نہیں جانے دینا چاہیئے۔

کارکنوں کا فرض

اس وقت کارکنوں کا بھی فرض ہے کہ باکھوض سب لوگوں کو جگائیں اگر بعض لوگ ایسے ہیں۔ جنہوں نے ساہا سال سے کوئی چندہ نہیں دیا۔ تو ان کو بھی پیدا کریں۔ ان کے پاس ہو کر خاموش نہ ہوں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ ان پر اس وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتھ ہونا ہو جس وقت وہ یوں ہو کہ خاموش ہو جائیں
ایسے کہنے سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ کئی لوگ دس سال
میں لیتے ہیں۔ کئی بیس سال میں لیتے ہیں۔ کئی تیس
سال میں لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر چند سال کم
چھوڑ دیا جائے۔ تو پھر ان کی اصلاح کی امید کیسے کی
جاسکتی ہے؟

کئی لوگ ہیں۔ جنہوں نے اس وقت تک سو خود
کو نہیں مانا تھا۔ جس وقت آپ نے دعویٰ کیا تھا
۱۹۱۹ء میں وہ مخالفت ہے۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں مخالفت رہی
اور ۱۹۱۹ء میں جب حضرت اقدس کی وفات ہوئی
مخالفت ہے۔ بلکہ ایسے بھی ہیں۔ جو سال ۱۹۱۹ء تک
مخالفت ہے۔ پھر ان کو لٹنے کی توفیق ملی۔ ایک شخص
نے ۱۹۲۱ء میں بیعت کی ہے۔ اس نے لکھا کہ میری
عمر نوے سال کی ہے۔ میں احمدیت کا خطرناک دشمن
تھا۔ لیکن اب مجھے سمجھا گئی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب
سچ سو خود ہیں۔ پس جب خطرناک لوگ بھی سوائق
ہو سکتے ہیں۔ تو جو ہمارے کہلا تھے ہیں۔ وہ کیوں نہیں
لگے۔ کارکن اپنا کام کرتے رہیں۔ خود بھی سستی
پر وائی کو چھوڑ دیں۔ اور دوسروں کو بھی ایسی
ادب بتائیں۔ کہ یہ وقت خاص قرآنی کا ہے۔ جو
اس وقت قرآنی کرے گا۔ خاص انعام پائے گا۔

اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو توفیق دے کہ خدا کے
دین کی ضرورت کو محسوس کریں۔ آمین

الاندال

جو اجاب اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتے ہیں اور
وہ صاحب نصاب ہیں یعنی ان کے پاس اس قدر مال جمع ہے کہ
اپنی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور وہ ادا نہیں کرتے انہیں متنبہ
کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اس انداز کے بعد بھی زکوٰۃ کی ادائیگی
میں کوتاہی کریں گے تو ان کو جائز ہے سے خارج کرنے کے لئے حضرت
نصیحت فرمائی تھی کہ اگر وہ اس انداز سے درخواست کی جائے گی۔ تمام ایسے
جماعت و کٹر بیان جماعت دیگر کارکنوں کا سامنا میں من
کہ ان کی پوری طور پر اشاعت کریں تاکہ کسی احمدی مرد یا عورت کو

ہندوہرم میں لوگوں پر ایک دند ہندو کی پکار

قیل میں ایک شہارہ مہر کہا جاتا ہے۔ جو ہمارے
پاس بلاتے اشاعت پہنچا ہے۔ اس میں مہرز مشہر ہے
ہر قسم کے خوف و خطر اور طعن و تشنیع سے بخوف
ہو کر نہایت صفائی سے ہندوہرم میں عورت
کی پوزیشن دکھائی ہے اور صاف الفاظ میں ان
مظالم کا تذکرہ کیا ہے۔ جو ہندوہرم نے بیچارے
عورتوں پر روا رکھے ہیں۔ ہمارا خیال ہے۔ اور
خیال ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے۔ کہ ان باتوں کا
مشہر صاحب کو سوائے برا بھلا کہنے کے کوئی
معقول جواب ہندووں اور خاص کر آریوں کی
طرف سے نہیں ملے گا۔ وجہ یہ کہ ہندو مذہب کی
پابندی کا دعویٰ کرنے والوں کے پاس ان امور کا
کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اور نہ وہ اپنے مذہب
پر قائم رہتے ہوئے ان کی اصلاح کر سکتے ہیں
ان کی اصلاح صرف اسلام کے ذریعہ ہی ہو سکتی
ہے۔ اور اسلام ہی دنیا میں وہ مذہب ہے
جس نے عورتوں کی ان تمام مظالم سے نہایت
عجستگی کے ساتھ حفاظت کی ہے۔ جو اس شہارہ
میں بیان کئے گئے ہیں۔

مشہر صاحب نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ
بہت ہی مبارک اور نہایت ہی نفع رساں ہے
بشرطیکہ اسے نہایت استقلال اور پورے جوش
کے ساتھ جاری رکھیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں
جب اور لوگوں کو بھی اس طرف توجہ پیدا ہوگی
اور ہندوہرم میں ان مظالم کا کوئی علاج نہ
پائینگے۔ تو ضرور اسلام کی طرف متوجہ ہونگے
خدا تعالیٰ وہ وقت جلد لائے۔ اور ہر شخص کو
ذمہ داری سے اس کے آگے میں صدمہ ہو یا سپر
اپنا فضل کرنے۔ (ایڈیٹر)

مہرز ناظرین! دنیا کی جو قومیں اپنے اندر
یا نقصوں کو سننے اور ان کے رفع کرنے کے لئے
ہوتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ترقی کرتی رہتی ہیں۔ برعکس اسکے
جو لوگ اپنے موجودہ نقصوں کو سننے کے لئے بھی تیار
نہوں۔ اور اپنی گتہ قدیم عظمت کی خالی ڈینگیں ہی
ارتے رہیں۔ وہ کبھی کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ آجکل
ہندوہرم درواج متعلقہ شادی کچھ ایسے جگڑے ہوئے
ہیں کہ ان کی خرابی کی وجہ سے سینکڑوں ہزاروں لڑکیاں
بلکہ لاکھوں ہندو گھر نام کہہ بن رہے ہیں۔ مگر بڑا
افسوس ہے کہ اکثر ہندو لیڈر ایسے متعصب ہو رہے
ہیں کہ وہ اپنے ان کی سوشل خرابیوں کو دور کرنے کی
بجائے انسان کو چھپائے رکھتے ہی میں اپنی بڑائی
اور بہتری سمجھتے ہیں۔ اس طرح محض پولٹیکل خیالات کی
بنیاد پر ہمارے بہت سے ہندو لیڈر اپنے ان کی اچھی
یا بری سب سے ہی باتوں کو بڑا دھاراک ظاہر کرتے ہیں۔ اور
عوام الناس کو ہمارے مغالطہ میں ڈالتے جاتے ہیں ذیل
کے چند امور ات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا
آجکل عموماً ہندو استریوں کی حالت دراصل دھاراک
سمندھ والی ہے۔ یا کہ ان بیچاروں کو رسم و رواج کی
آڑ میں کڑی سے کڑی زنجیروں میں جکڑ کر قدیم زمانہ
کے غلاموں کی سی حالت میں ڈال رکھا ہے؟
۱۔ کسی بھی فرقہ کے اندر سب کے سب لوگ نیک اور شتر
نہیں ہوا کرتے۔ ان کے درمیان کئی شریر اور بدعاش
بھی ضرور ہوا کرتے ہیں۔ مروجہ ہندو طریق شادی
اگر کسی ہندو لڑکی کا ایسے شخص کے ساتھ سمندھ ہو جاوے
جو بعد ازاں شریر اور ظالم نکلے۔ اور وہ اپنی اہل استری
کے ساتھ سخت بے رحمانہ سلوک کرے تو بتکیے۔ ہندو
سوسائٹی نے ایسے ظالم قانون کے لئے کوئی نڈیا اور
مقرر کیا ہوا ہے۔ اور پھر اس ابلا کی رکشا کے لئے
کوئی صورت ہے۔ عموماً برادری کے لوگ اور پنج پوتہ
اور آسوی بڑی بھی سب اپنی آنکھوں سے استری بیچاری
کی قدر گتی ہوتی دیکھتے ہیں۔ مگر کوئی ذرا چون و چرا
نہیں کرتا۔ کہ اس بیچاری پر کسی گزرتی ہے یا کسی
نہیں۔ اس طرح لاکھوں ہزاروں ہندو عورتیں اپنے

ظالم خاندوں کے احمقوں سائی ہوئی مرتی کھیتی رہتی ہیں۔ اور بہت سی بیچاری ادھر اپنے والد کے گھر سے دھکیلی ہوئی ادھر اپنے ظالم خاند کے جیل میں پھنسی ہوئی۔ بسے بسے اپنی زندگی کے دن غم کے گئے جاتی ہیں کوئی ہندو عظمت کے گرت گائے مٹا لپٹا لٹا کی فریاد تک سنے کو تیار نہیں ہوتا۔ بتائیے یہی صیت کی حالت میں بیچاری کریں۔ تو کیا کریں (الفضل) اسلام کے مسئلہ فلع پر اعتراض کرنا اسے ہندوؤں اور خصوصاً آریوں کو بتانا چاہیے۔ کہ ویدک دہرم نے مذکورہ حالت کا کیا علاج بتایا ہے۔ ان بائی آریہ سلج نے یہ صورت رکھی ہے۔ کہ اگر مرد تھک گیا ہو۔ تو عورت کو چاہیے۔ کہ اس کی بجائے کسی اور سے بیوگ کرے۔ (ستیا رکھ ۱۳۷)

۳۔ ہندو شادی کو ویسے تو دھارماک کہا جاتا ہے تاہم ہندو خاندان اپنی شریف سے شریف عورت کو جب چاہے۔ اپنے سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ کبھی اسے جھوٹی تہمتیں لگاتا ہے۔ کبھی اس کا استری دھن چھین لیتا ہے۔ ہزار ہا عورتیں موجود ہیں جو اپنے خاندانوں کی زندگی میں بیوگان سے بھی بری حالت میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔ لیکن اگر کبھی کوئی شریف عورت اپنے ظالم اور بد معاش خاندان سے چھٹکارا پانا چاہے۔ تو سوائے سرکاری عدالت کے اسکے لئے کوئی اور چارہ نہیں۔ بتائیے ایسی صورت میں ہندو سوسائٹی کی طرف سے عورتوں کی رکھ رکھاؤ کیا انتظام ہے۔ (الفضل) کیا ویدک دہرم کے شیدائی بہانے بتائیے کہ مرد عورت میں نفقت کی صورت میں عورت کو طلاق دے دینا اچھا ہے یا اس کو "بیوگان سے بھی بری حالت" میں رکھنا۔ لہذا ایک سوٹر کاررشی بدھیائیں نے فرمایا ہے "اگر عورت کے اولاد پیدا نہ ہووے۔ تو دس سال کے بعد۔ اگر اس کے لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو بارہ سال کے بعد۔ اگر بچے پیدا ہو کر گذر جاویں۔ تو پندرہ سال کے بعد۔ اور اگر عورت مقابلہ کرنیوالی ہو۔ تو اس کا خاندان کو فوراً ہی نکال دے۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ خاندان

کو پتہ لگتا ہے۔ کہ ہندو دہرم شاستر کا دلی مددگار ہے کہ استری لڑکے ہی پیدا کرے۔ اس لئے اکثر عورتوں کو جن کے بطن سے پہلے لڑکی پیدا ہووے۔ اکثر سسرال والے اس کو شروع ہی سے حقارت اور نفرت کے ساتھ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ (الفضل) ہر ایک سمجھدار انسان جانتا ہے کہ قلمیایات عورت کے اختیار میں نہیں ہے کہ لڑکے پیدا کرے۔ لڑکی نہ کرے۔ لیکن باوجود اسکے جس عورت کے ماں لڑکی پیدا ہو۔ اس کے لئے ہندو دہرم میں سخت سزا تجویز کرتا ہے۔

۴۔ منوجی مہاراج قلمیایات میں کہ عورت اور غلام کا کسی چیز پر مالکانہ حق نہیں۔ اور اگر وہ کوئی چیز خاص اپنی محنت کے ذریعہ پیدا بھی کریں۔ تو اس چیز پر پھر بھی اصل ملکیت اسی کی ہوگی۔ جس کے گھر میں وہ عورت اور غلام رہتے ہوں۔ (باب ۸ شلوک ۴۱۶)

دیکھئے یہاں عورت اور غلام کے برابر سمجھا گیا۔ دہرم شاستر یہ بھی کہتا ہے کہ مرد بالغ ہو یا نابالغ اس پر یا غویب۔ روٹی یا تندرست۔ ہر حالت میں اپنی مرضی کے موافق شادی کر سکتا ہے۔ لیکن برعکس اسکے کوئی ہندو لڑکی خواہ بالغ بھی ہو۔ اور ہر طرح سے تندرست اور مضبوط بھی ہو۔ تو بھی خود اپنے شوہر کے ساتھ بننے والے در کی دیکھ بھال میں کوئی دخل نہیں رکھتی (الفضل) پتہ چلتا ہے کہ صاحب نے تو عفاف لکھ دیا ہے کہ "جیہٹ لگنے سے تین برس (کنواری) لڑکی غامد تلاش کے اور جو اپنے لائق ہو۔ اس کو چاہے۔" تیار نہ ہو۔ یہ سوچ نہیں کریں گے ہاں کہاں تک اسپر عمل کیا جاتا ہے۔

۵۔ مرد عورتی شادیاں چاہے کر سکتا ہے۔ خواہ اسکے گھر میں اس کی پہلی عورت یا عورتیں موجود بھی ہوں۔ سگھریوں کو اپنے خاندان کی موت کے بعد بھی دوسری شادی کرنے کا اختیار نہیں۔ (الفضل) تعدد ازواج اور نکاح بیوگا پر اعتراض کرنے والے آریوں اور ہندوؤں کو غور فرمانا چاہیے۔

۶۔ جو شخص کسی کا قرضہ ادا کرنے بغیر مر جاوے۔ تو وہ اپنے قرضہ کے خیال بموجب اگلے جنم میں غلام۔ خادم۔ عورت یا بیٹوں کی کوئی میں ہو کر اپنے قرض خواہ کے گھر میں قرضہ ادا کرنے

کے لئے جاتا ہے۔ دیکھئے ہندو دہرم شاستر نے عورت کو کیسے گئے ہوئے بہاؤ میں لیا ہے۔

۸۔ جس بائیں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا بڑا مہتمم مانا جاتا ہے۔ دیکھئے۔ اس میں استری جاتی کی بابت کیا لکھا ہے "و ڈھول۔ گھوڑا۔ شودر۔ پشو۔ ناری۔۔۔ یہ سب ان کے اوصی کاری" (سندر کا نڈھ ۱۱۱ کی چوٹی ۶)

۹۔ ہندو عورت کو اگر کبھی کوئی حصہ وراثت کا ملتا بھی ہے۔ تو وہ اکثر بے شکل اور محدود طور پر ملتا ہے۔ مگر مردوں کو ہر حالت میں وراثت بہت زیادہ اور کئی اختیار کے ساتھ ہی ملتی ہے۔ اور انکو بہت دور کی رشتہ داری میں بھی پہنچتی ہے۔

۱۰۔ ہندو خاندان اپنی تمام جائداد کو وصیت نامہ کے ذریعہ جس کو چاہے۔ دے سکتا ہے۔ وہ چاہے تو اپنے اپنی عورت کا بھی کوئی حق قائم نہ رکھے۔ اور خاندان کے لئے کوئی دیر ظاہر کرنی بھی ضروری نہیں رکھی صرف اپنی طرف سے جائداد مذکورہ کا دوسرے کے نام پر انتقال کر دینا ہی خاندان کی طرف سے کافی سمجھا جاتا ہے۔

۱۱۔ ہندو پنڈت پادروں کا انصاف بھی دیکھئے۔ خاندان خواہ کیسا ہی شریف اور ظالم ہو۔ عورت کو کوئی قسم کے مذہبی فرائض اور ذمہ سوار کے خوف لگا کر اکثر یہی ہدایت دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے خاندان کو ہر حالت اور ہر صورت میں بیوگان کے برابر سمجھے۔ اور اپنی سوکھیں اور کھتی۔ نہ یہ بھی اسی خاندان کو جاننے۔ حالانکہ باہر کی تمام دنیا ایک کاموں کے کسے اور بدکاروں کے دور رہنے میں نجات دانتی ہے۔ لیکن عورت شریفیت شریفیت بھی ہو۔ تو بھی اس کا درجہ عملی طور پر پاؤں کی جوتی سے برابری نہیں ہے۔ یہی ہندو فلاسفی کی عظمت ہے۔

کیا ہندو لیڈران کو ان حالات کا کچھ پتہ نہیں؟ کیا ان امور و احوال کو وہ اکثر اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ رہے؟ دیکھتے تو ضرور ہیں۔ مگر انکو سچ کہنے سے شاید ہر وقت یہی ڈر رہتا ہے۔ کہ کہیں ان کی من مانی ہندو عظمت میں فرق نہ آجائے۔ لہذا ہندو لیڈران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر کوئی تعصب نہیں ہے تو وہ براہ مہربانی ان سوا
 کا جواب دیکر مشکور فرمادیں اور روشنی ڈالیں کہ ہندوؤں
 کا سمبندھ جہاں ایک طرف عورتوں کے لئے دھار کا بنایا
 گیا ہے۔ وہاں دوسری طرف مردوں کے لئے بھی ویسا ہی
 دھار کا کیوں نہیں رکھا گیا؟ ہندو سوسائٹی نے مردوں کو
 بے جا آزادی کیوں دے رکھی ہے؟ عورتوں کو ذرا ذرا
 سی معمولی باتوں میں بھی کیوں باؤتے دبا جاتا ہے حتیٰ کہ
 روزمرہ زندگی کیلئے ضروری کھانے پینے۔ پہنانے دھونے
 جانگنے لکھنے۔ سدھیا او پاسا کرنے وغیرہ کاموں میں
 بھی عورتوں کے لئے سخت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ کیا
 ہندو سوسائٹی میں سب ہی مرد و دیوتا سروپ ہوتے
 ہیں۔ کیا ہندو عورتیں سب ہی ناکاری بے سمجھ اور
 سوز کھ ہوتی ہیں؟ اصل میں وہ بے سمجھ تو نہیں ہیں۔ مگر
 انہیں بے سمجھ بنانے اور سوز کھ رکھنے میں ہمیشہ خود غرضی
 سے کام لیا جاتا ہے۔ کہیں استری کو برائے نام روکھنکی
 تو بتا دیا ہے۔ مگر اس کے لئے طریقہ سلوک اور قواعد تو
 بالکل برعکس ہی ہیں۔ ہندو سوسائٹی میں اکثر درجن کی لائٹھی
 اسی کی بھینس۔ والی بیٹی پائی جاتی ہے۔ یہ ہے زبردست
 مارے اور رونے بھی نہ دے۔ یہ دھار کا سمبندھ
 بہت خوب ہے۔ کیا ابلا استری کو دبانے اور مغرور مرد کو
 بڑھانے ہی کا نام دھار کا ہے؟ کیا یہی دھار کا پن
 ہندو قوم کو پھر عروج پانے کے خواب دکھا رہا ہے؟
 اصل میں جہاں خود غرضی کا اس قدر زور ہو۔ وہاں سے
 انصاف کا ادھ بالکل اٹھ جاتا ہے۔
 ہندو قوم کے اندر ایسی سہولتوں کی سول
 خرابیوں کے موجود ہوتے ہوتے بھی اگر ہم اپنی آنکھیں بند کر کے
 ہندو عظمت کے عالی گتے ہی گاتے جائیں اور ضروری
 اصلاح کیلئے کوئی آواز نہ اٹھائی جائے پھر ایسے لاج
 (یعنی ہندو لیڈروں) سے ہندوستان کا بیڑا پار ہونے
 کی کوئی شخص کبھی امید نہ رکھے۔ جیسے وہ وقت لپٹنے چلوں
 سے پہچانا جاتا ہے۔ کیا اس طرح سے کسی قوم کی
 ترقی اور تہذیب کے سراج کا اندازہ بھی اس کے توہین
 اور رجم و راج سے ہی لگایا جاتا ہے۔ جس قوم کے
 اندر ابلا استری اور ان کے واجب حقوق اور

مناسب شکار کی کچھ بھی حفاظت کی جاتی ہو اس قوم
 رہنا نہ رہنا یا کسی تعداد کا گھٹنا بڑھنا کچھ سمجھنے
 نہیں رکھتا۔ شریاں ڈاکٹر گور نے یہ فرمایا ہے۔ ہندو
 کے لئے کوئی ناسید نظر نہیں پڑتی۔ تا وقتیکہ کوئی نیا
 اوتار ان کے درمیان اگر ان کے دہرم اور قوانین کی
 اصلاح نہ کرے۔ کیا ہندو قوم کے بزرگ پوجنیہ
 سادھو۔ سنیا سی اور پنڈت پر وہت۔ جو دہریہ تھا۔
 کچھ ان حالات پر غور فرما کر اب بھی سو فیصد ریفارم
 کے لئے کوئی مناسب کوشش نہیں کرینگے۔

المشہور
 بھگت نام سیکر ٹری۔ جیو یا سبھا۔ چھاؤنی فیروز پور

بذریعہ خواب حضرت اصحاب کی قتل کا اگھٹنا

پہ حقیر فقیر عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ
 والسلام کی بابت ذکر اذکار سنتا اور احمدی لوگوں
 سے کہیں کہیں گفتگو بھی کرتا تھا۔ مگر تمام زور
 مخالفت میں صرف کرتا تھا۔ عرصہ تقریباً دو ماہ کا ہوا
 کہ میں نے ایک روز بعد نماز عشاء اور گاہ زبیر العزت
 میں درود سے دعا کی کہ یا رب العالمین تو ہی گراؤ
 اور بڑھ کر بھنگوں کو راہ ہدایت دکھاؤ اور ادا
 ہر قسم کے فتنہ و شر سے بچانا اور الہامی
 حضرت مرزا صاحب جنھوں نے دعویٰ سبجیت و
 ہندویت کیا ہے۔ سمجھ میں تو مجھ پر رحم فرما۔ او
 حق کھول دے۔ کیونکہ سوائے تیرے فضل و کرم
 کے کسی سے تسکین و تسلی نہیں ہو سکتی۔ اور اگھٹنا
 دعویٰ راست نہیں ہے۔ تو مجھ کو محفوظ رکھ۔
 اس علم کے بعد میں اپنے بستر پر سو گیا۔
 فریبانین کے شب کے سینے خواب میں دیکھا
 کہ ایک بزرگ سفید ریش سفید لباس زیب تن کئے
 تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چار پائی پر سے اٹھالیا

اور فرمایا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہنچے ہی ہیں
 جو لوگ ان پر ایمان لائے بغیر فوت ہو گئے۔ اور مخالفت
 کرتے رہے ہیں۔ میں تم کو ان کا حال دکھاتا ہوں۔ یہ
 کہتے ہی وہ آگے آگے روانہ ہوئے۔ اور میں ان کے
 پیچھے پیچھے چلا۔ راستہ میں ایک میدان آیا۔ اور اس
 میدان سے گذرنے کے بعد جب ایک پختہ دیوار کا احاطہ
 بہت لمبا چوڑا کھنچا ہوا نظر آیا۔ تو فرمائے گئے۔ اس
 احاطہ کے اندر وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی مخالفت کرتے ہوئے فوت ہوئے ہیں۔ اور
 مجھ کو حکم دیا۔ کہ میں اس احاطہ کی دیوار پر چڑھ کر ان
 لوگوں کی حالت دیکھوں۔ میں نے دیکھا کہ اس احاطہ
 میں جو لوگ موجود ہیں۔ ان کی اشکال و صورتیں نہایت
 مکروہ اور ناپاک ہیں۔ اور سخت عفونت اس احاطہ
 میں پھیلی ہوئی ہے۔ کسی کو اٹھا لٹکایا ہوا ہے۔ اور کسی
 کی گردن اور پٹھوں پر بڑے بڑے بھارے پتھر
 رکھے ہوئے ہیں۔ فرض کہ تمام کے تمام نہایت بڑی
 حالت اور سخت مصیبت میں گرفتار ہیں۔ میں انکو قریباً
 آدھ گھنٹہ تک دیکھتا رہا۔ پھر میں اس دیوار پر سے
 اتر آیا۔ اور اسی بزرگ سے جو میرے نزدیک زبردیوار
 کھڑے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں آج سے حضرت مسیح
 علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لایا ہوں۔ اور میری توبہ
 ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا۔ چلو اب میں تم کو
 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرواؤں
 میں آپ کے ہمراہ ہوں لیا۔ پھر واپس اسی میدان سے گذرے
 جس میں سے ہم پہلے ہو کر آئے تھے۔ میدان کو طے کرنے
 کے بعد ایک سفید سرک نظر آئی۔ ہم نے اس سرک کو
 طے کیا۔ تو ایک نہایت عالی شان باغ نظر آیا۔ اور دروازہ
 باغ پر دو شخص نہایت نوزانی شکل والے کھڑے تھے
 انہوں نے اس بزرگ سے جو میرے ہمراہ تھے دریافت فرمایا
 کہ یہ شخص آپ کا ہمراہ کون ہے۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ یہ
 شخص حضرت مسیح موعود پر ایمان لے آیا ہے اور زیارت کیلئے
 باغ میں جانا چاہتا ہے۔ میں نے اس بزرگ سے جو میرے ہمراہ
 تھے۔ دریافت کیا کہ کیا اس باغ میں حضرت مسیح موعود کے
 منکر بھی جاسکتے ہیں یا نہیں۔ اسپر انہوں نے جواب دیا کہ

6

جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے اور سچے مسلمان ہیں ان کو اس باغ میں جانے اور زیارت کرنے کی اجازت ہو گئی ہے۔ اور جو مسلمان ہیں ان کو اجازت نہیں۔

اس کے بعد ہم دونوں باغ میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ باغ نہایت عالیشان اور سرسبز ہے۔ اور ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور ایسی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں کہ جن سے دماغ معطر ہوا جاتا ہے۔ اور کہیں ایسی خوشبوئیں سونگھنے میں نہیں آئیں۔

اور ایسی عمدہ روشنی ہو رہی ہے۔ جس کا مقابلہ کسی اور بجلی اور چاند وغیرہ کی روشنی بھی نہیں کر سکتی۔ جب ہم باغ کے درمیان پہنچے تو دیکھا کہ بہت سی مومنین نورانی مشکی صورت والے ایسی ترتیب سے بیٹھے ہیں کہ جیسے کسی لیکر یا جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور ایک نہایت اعلیٰ تخت سنہرا اور ترقی مایل بہت خوشنما رنگ کا بچھا ہوا ہے۔ اور تخت

پر حضور پر نور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلوہ فرما ہیں۔ اور بہت سے مومنین حضور کے سامنے سبزہ زار فرسش پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور تھوڑے سے آدمی حضور کے کچھے بھی بیٹھے ہیں۔ میں نے حضور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہی حضرت مسیح دہدی ہیں۔ اور باقی آدمی تمام وہ مومنین ہیں جو ان پر ایمان لائے ہیں۔ کہ انہی میں وہی بزرگ زمانے لگے۔ یہ جو تخت پر جلوہ افروز ہیں حضرت مسیح موعود ہیں اور باقی تمام آدمی وہ مومنین ہیں۔ جو آپ پر ایمان لائے ہیں۔

اب تم کو حضرت مسیح موعود کی زیارت ہو چکی ہے اس گفتگو کے بعد خاکسار بیدار ہو گیا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اس حق کھول دیا۔ اور حضرت مسیح موعود کی زیارت سے بھی مشرف فرما دیا۔

اب میں ملتس ہوں کہ اس خاکسار کی استقامت و درستی اعمال کیلئے اور حصول حسنات دارین وصل کیلئے دعا فرمائی جاوے۔ فقط والسلام

عکس لکھنؤ مولوی نور محمد صاحب قلمی ترقی دروازہ

احمدی مبلغین کے رضا یوں کے بارے میں سوال

علاقہ ارتداد میں غیر احمدی داعف اپنے سرکردہ علماء

اشارے سے ہمارے مبلغین سے جس طرح خواہ مخواہ الجھتے رہتے ہیں۔ اس کا کسی قدر پتہ ذیل کے واقعے سے لگ سکتا ہے۔ جو ہمارے ایک مبلغ نے لکھا ہے۔

گتھرا آج صبح میں مولوی عبدالمحلق صاحب کے پاس ان کے بلانے پر گیا۔ وہاں سے جب واپس آ رہا تھا تو رستہ میں ایک شخص میرے گاؤں کا ملا۔ کہ وہاں تین چار مولوی آئے ہوئے ہیں۔ جب میں آیا تو دیکھا کہ چار آدمی بیٹھے ہیں۔ اور گاؤں کے لوگوں کو بھرا رہا ہے۔ میں السلام علیکم کرنے کے بعد ابھی بیٹھا ہی تھا کہ وہ پوچھنے لگے آپ کون ہیں یہ سوال انہوں نے بہت غصے کے لہجے میں کیا میں نے جواب دیا میں انسان ہوں۔

مولوی صاحب۔ آپ کہاں سے آئے ہیں۔

جواب۔ میں قادیان سے آیا ہوں۔ مولوی صاحب۔ تو آپ قادیانی ہیں۔ جواب ہاں میں احمدی ہوں۔ مولوی صاحب آپ ان لوگوں کو کیا تعلیم دیتے ہیں۔ جواب فاعدہ یسرنا انقرآن پڑھانا ہے۔ مولوی۔ اس کے بعد کیا پڑھاؤ گے۔ جواب قرآن شریف مولوی اور وہ بھی پڑھاتے ہو۔

جواب ابھی تو شروع نہیں کیا۔ لیکن شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ مولوی آپ ان کوین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جواب ہاں بے شک مولوی کیا تعلیم دیتے ہو۔ جواب جو نبی کریم صلعم نے ہم کو دی ہے مولوی تو گو باپ ان کو احمدی بنا رہے گے۔

خود ہی جواب دیا۔ کہ ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ کہ جو رکے ہاتھ سے چھو کر ڈاکو کے منہ میں جا پڑیں۔ آپ ان کو درمیان پڑھائیں گے۔ میں نے کہا جب وقت آئیں گے دیکھا جائیگا۔ ابھی تو یہ الفاظ سنا ہی نہیں جانتے۔ لوگوں پر اترا ہوتا دیکھ کر میں نے ڈاکو فرار دینے پر کہا۔ ہم کو ایسا باتوں کا جواب

دینا منع ہے۔ اور نہ ہکو نکت سے سرد کار ہے۔ اگر آپ بکت کرنا چاہتے ہیں۔ تو لکھیں ہم بھی اجازت منگواتے ہیں۔ اس دوران میں جب انہوں نے کہا کہ ہم کو پیاس لگی ہے۔ اور میرے ایک شاگرد نے میرا ٹوٹا لیکر پانی لانا چاہا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ کہ ہم اس لوٹے سے پانی نہیں پیئیں گے۔ غیر انہوں نے دوسرے لوٹے میں پانی ڈال کر پلایا۔ اور کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد وہ دوسرے گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ یہ کتنے تھے کہ ان کا کھانا حرام ہے۔ ان کے برتن پلید ہیں۔ اور ان کے ساتھ

کھانا قطعاً حرام ہے۔ اور ان کو یہاں سے نکال دو۔ ہم یہاں رہیں گے۔ تھوڑی دیر گزرنے کے بعد پھر لوٹ کر گویا آگئے۔ اور خاکسار نے کھانا تیار کیا۔ اور انہی دو لوگوں کو جو کہ ذرا ہوشیار ہیں جب کا نام احمد حسین اور حافظ علی خاں ہے۔ اپنا گلاس اور اپنا ٹوٹا

بھرا کر پانی پلانے کے لئے ان کے پاس بٹھا دیا۔ ان دو شخصوں کے نام بھورے خاں اور قاسم علی خاں ہیں اور یہ دونوں بہت تیزی کے ساتھ گفتگو کرتے تھے حتیٰ کہ یہ معدوم ہوتا تھا کہ مارنے کے درپے ہیں۔ ان کو اسی گتھرا میں اس لئے سے پانی پلایا گیا۔ اور باقی دو جن کا نام اسمعیل خاں اور حشمت علی خاں ہے۔ ان کے ساتھ میں کھانا کھانے بیٹھا۔ یہ تمام چھٹے مسطفائی فرقہ کے خیر کھانے سے فارغ ہو کر بستران کو بچھا دئے۔ اور وہ سب سو رہے۔ ظہر کے وقت بندہ نے اذان دی اور انہوں نے

بھی اٹھ کر وضو وغیرہ کیا ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے نمازی بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے۔ جگہ تھوڑی ہے۔ پہلے آپ پڑھ لیں۔ پھر ہم پڑھ لینگے۔ اس پر بندہ کو بالا لوگوں نے کہا کہ ہم کپڑا لادیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ علی خاں اٹھ کر کپڑے آیا۔ اور بچھا دیا۔ لیکن پھر انہوں نے کہا کہ تم پڑھ لو۔ ہم پھر پڑھ لینگے۔ خیر وہ سنتیں پڑھنے لگے۔ اور ہم نماز باجماعت ادا کرنے لگے۔ ہم نماز پڑھ چکے تو وہ سنتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز فرض پڑھی۔ اور پھر سنتیں اور نفل پڑھے۔ جب نماز ادا کر چکے تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت فرض کیوں پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں۔ لڑکے نے پوچھا

سور ہے۔ ظہر کے وقت بندہ نے اذان دی اور انہوں نے بھی اٹھ کر وضو وغیرہ کیا ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے نمازی بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے۔ جگہ تھوڑی ہے۔ پہلے آپ پڑھ لیں۔ پھر ہم پڑھ لینگے۔ اس پر بندہ کو بالا لوگوں نے کہا کہ ہم کپڑا لادیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ علی خاں اٹھ کر کپڑے آیا۔ اور بچھا دیا۔ لیکن پھر انہوں نے کہا کہ تم پڑھ لو۔ ہم پھر پڑھ لینگے۔ خیر وہ سنتیں پڑھنے لگے۔ اور ہم نماز باجماعت ادا کرنے لگے۔ ہم نماز پڑھ چکے تو وہ سنتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز فرض پڑھی۔ اور پھر سنتیں اور نفل پڑھے۔ جب نماز ادا کر چکے تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت فرض کیوں پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں۔ لڑکے نے پوچھا

سور ہے۔ ظہر کے وقت بندہ نے اذان دی اور انہوں نے بھی اٹھ کر وضو وغیرہ کیا ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے نمازی بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے۔ جگہ تھوڑی ہے۔ پہلے آپ پڑھ لیں۔ پھر ہم پڑھ لینگے۔ اس پر بندہ کو بالا لوگوں نے کہا کہ ہم کپڑا لادیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ علی خاں اٹھ کر کپڑے آیا۔ اور بچھا دیا۔ لیکن پھر انہوں نے کہا کہ تم پڑھ لو۔ ہم پھر پڑھ لینگے۔ خیر وہ سنتیں پڑھنے لگے۔ اور ہم نماز باجماعت ادا کرنے لگے۔ ہم نماز پڑھ چکے تو وہ سنتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز فرض پڑھی۔ اور پھر سنتیں اور نفل پڑھے۔ جب نماز ادا کر چکے تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت فرض کیوں پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں۔ لڑکے نے پوچھا

سور ہے۔ ظہر کے وقت بندہ نے اذان دی اور انہوں نے بھی اٹھ کر وضو وغیرہ کیا ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ اور دوسرے نمازی بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ کہنے لگے۔ جگہ تھوڑی ہے۔ پہلے آپ پڑھ لیں۔ پھر ہم پڑھ لینگے۔ اس پر بندہ کو بالا لوگوں نے کہا کہ ہم کپڑا لادیتے ہیں۔ چنانچہ حافظ علی خاں اٹھ کر کپڑے آیا۔ اور بچھا دیا۔ لیکن پھر انہوں نے کہا کہ تم پڑھ لو۔ ہم پھر پڑھ لینگے۔ خیر وہ سنتیں پڑھنے لگے۔ اور ہم نماز باجماعت ادا کرنے لگے۔ ہم نماز پڑھ چکے تو وہ سنتیں پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز فرض پڑھی۔ اور پھر سنتیں اور نفل پڑھے۔ جب نماز ادا کر چکے تو ان لوگوں نے سوال کیا کہ آپ نے دو رکعت فرض کیوں پڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا ہم مسافر ہیں۔ لڑکے نے پوچھا

مولوی صاحب آپ کہاں سے آئے ہیں۔ جو اب
 چھوڑا سے (موضع مذکور یہاں سے) کو اس کے
 فاصلہ پر ہے) لڑکا تو اتنا چلنا بھی سفر کہتا ہے۔
 دوسرے یہ کہ سفر میں سنتیں اور نفل تو بالکل معاف
 ہوتے ہیں۔ اور تب فرض آدھے ہوتے ہیں۔ لیکن
 صرف فرض چھوڑے اور باقی کچھ نہ چھوڑا۔ یہ اعتراض سنکر
 پتہ مندر ہوسے۔ اور غصے میں یہ جواب دیا کہ تم کون ہو اور
 کونو لے خاموش رہو۔ حافظ علی خاں مولوی صاحب
 ہم لوگ تو جاہل ہیں۔ آپ ہم پوچھیں گے۔ تب کچھ حاصل
 کریں گے۔ اس کے بعد ایک شخص گوہر خاں نے پوچھا ہم
 سنا ہے۔ تم نے ان کا کھانا کھایا ہے۔ اور انہی کے
 برتنوں میں کھایا ہے۔ اور اسی گلاس اور لوٹے میں پانی
 پیایا ہے۔ آپ کی بات کا کچھ ٹھیک پتہ نہیں لگتا۔ ابھی کچھ
 کہتے تھے۔ اور ابھی بدل گئے۔ میں پاس خاموش بیٹھا
 رہا۔ انہوں نے انکار کیا۔ کہ ہم نے کب کھانا کھا۔ کہ ان کا
 کھانا حرام ہے۔ اسپر کچھ بکریوں اٹھے۔ کہ مولوی صاحب
 نے کھانا کھا۔ بچوں کو تو جبرک دیا گیا۔ اور گوہر خاں
 بھی ترش روئی سے بات کی۔ اور کہنے لگے۔ کیا آپ
 ہماری لڑائی کروانا چاہتے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ ہم
 کو نہیں کروانا چاہتے۔ تم خود کرنا چاہتے ہو۔ شہادت علی
 غصہ ہو کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور چوپال کے اندر چلا گیا اور
 وہاں حافظ علی اور احمد حسین کو بلا کر کہنے لگا کہ تم عجیب
 آدمی ہو۔ جھبٹ گواہی دیتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ مولوی
 صاحب کیا کریں۔ جو مولوی صاحب یہاں ٹھہرے۔ ہمارے
 ہیں۔ اگر ہم جھوٹ بولیں تو وہ سخت سزا دیتے ہیں۔ اور
 انہوں نے منع کیا ہے کہ چاہے کچھ ہو جھوٹ کبھی نہ بولنا
 اس نے ہم کو کہا کہ تم نے خیر وہ بنا میں کہیدہ خاطر ہو کر اور
 بچوں کے ہاتھ سے اور گاؤں کے لوگوں سے زمین پر کر لیا
 انہوں نے ناخوش تک زور لگایا۔ اور کوشش کی کہ
 لوگ ہم سے بدظن ہو جائیں۔ لیکن اللہ کے فضل سے
 ذرا ترش نہ ہوا۔ بلکہ بالکل اٹھا اٹھ ہوا۔ اور لوگوں نے کہا کہ
 ہم ان کو ماریں گے۔ میں نے منع کیا۔ عورتوں تک نے
 بہت برا منایا۔ اور ہمارے واسطے مفید ہوا۔ لوگ مولوی
 سے سخت بدظن ہو گئے ہیں۔ ملک عبدالعزیز ازگوبیٹہ
 ضلع ایبٹ آباد

پانچواں مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

افریقہ احمڑیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

احمڑیوں کی تعداد میں اضافہ

(انڈین مولوی عبدالرحیم صاحب نے مقیم لندن)
 سکرٹری تبلیغ کی رپورٹ ایف ایو شیخ سکرٹری
 تبلیغ لیگوس لکھتے ہیں کہ جبکہ خطبوں میں چیف امام
 خاص طور پر موثر الفاظ میں جماعت کو ترقی کرنے اور
 احمدیت پر مضبوط رہنے کا وعظ کرتے ہیں۔ شہر اور
 مرکزی مقام میں برابر ہفتہ وار آیتوار کو تقریریں ہوتی
 ہیں۔ بوزنگن سکھوں میں جہاں ہم پر پتھر برسنا کہ بعض
 ظالم قید ہوئے تھے۔ دوبارہ تقریریں شروع کر دی
 ہیں۔ اور لوگ جوش و شوق کے ساتھ آتے ہیں۔
 مستورات کا درس مسجد کلاں میں برابر باقاعدہ ہوتا
 ہے۔ اور الفاں شیشا اس جماعت کو محبت سے سکھاتے
 ہیں۔ سکرٹری کی صبح کو قرآن کلاس برابر باقاعدہ ہوتی
 ہے۔ ان کے علاوہ دو دستری کلاسز ہیں ایک نوجوان
 یورپا ان طلبہ کے لیے اور دوسری معزز تعلیم یافتہ
 کارکنان جماعت کے لئے دو خزانہ کلاس انھیں ذکر یا
 تیسویں مہینے مکان پر ہوتی ہے۔
 تین آدمیوں نے تازہ بیعت کی ہے۔

۱۔ مسٹر اس آر بونگن جنرل
 سکرٹری لیگوس لکھتے ہیں
 احمڑی لیگوس کی رپورٹ
 سے کام کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ اللہ کے صاحب بفرض
 معاینہ آنے والے ہیں۔ مدرسہ کا نام ہوا خرچ
 ۲۳ پونڈ ۱۳ شانت ہے فیسوں سے آدھ ۱۲ پونڈ
 ہے۔ باقی جماعت اچھو مقدمات کی وجہ سے دبی
 ہوئی ہے۔ ادا کرنا پڑتا ہے۔ مدرسہ کی طرف پوری

توجہ ہے۔ مدرسین بہت محنت سے کام کر رہے
 ہیں۔ قواعد و ضوابط کا تنظیم و ترقی بہت
 اور حسب ہدایات آنجناب اس کی کامیابیوں
 کیٹیج کے ممبروں کو بفرض تنقید و تہنیت کی گئی۔ اور
 کیٹیج کی کارروائی اور ممبروں کی آرا سے
 آپ کو اطلاع دی جائے گی۔ حلقہ بیات
 میں جزوی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اور ایک خاص
 کیٹیج مالی اصلاح کے کام میں مصروف ہے۔ ماہوار
 چندوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ نوجوان سر تو
 کوشش کر رہے ہیں۔ ہم عنقریب اللہ سے چاہا تو
 قادیان کا ماہوار چندہ شروع کر دیں گے۔

یہ بیچ پھیلے گا۔ آپ بہت جلد دوسرے ذرائع
 سے بھی سن لینے کے جو بیچ آپ نے مخالفت و
 ایذا دی اور اب وہاں کے بد اثرات کا مقابلہ کرنے
 ہوتے ہو یا تھا۔ وہ پودا بن رہا ہے۔ اور بار بار ہوا

اسٹریٹ سکرٹری امور عام

اسٹریٹ سکرٹری امور عام رپورٹ کرتے ہیں۔ معاملات
 قطعات زمین کی نسبت حالات موجود حسب ذیل ہیں
 ۱۔ ایف ایو کے ٹرسٹ قطعہ زمین (۲۵ پلاٹس)
 کے متعلق کاغذات بعد منظور گورنمنٹ تیار ہیں۔
 صرف گورنمنٹ کو یہ منکر ہے کہ گورنمنٹ کی زمین
 جو کسی اور شخص کی ملک ہے۔ اس کا کوئی حصہ
 اس زمین میں اگر مقدمات کا سلسلہ شروع ہو جائے
 جو وہی یہ اطمینان ہو گیا۔ کاغذات کی تکمیل و تمہیل
 ہو جائیگی۔ اور اس پر جماعت کو مدرسہ ثانوی
 کے لئے سرکار کی طرف سے عطیہ زمین ہو جائیگا۔
 ۲۔ ایگیا ٹا میں پرائمری مدرسہ بنانے اور
 مبلغین کے گھر تعمیر کرنے کے لئے جس زمین کی نسبت
 درخواست کی گئی تھی۔ اس کی نسبت تمام حکام نے
 سفارش کر دی ہے۔ اور کاغذات بفرض منظوری
 چیف سکرٹری صاحب کے ہاں پیش ہیں۔ انشاء
 منظوری ہو جائے گی۔
 ۳۔ عید گاہ کی زمین کے لئے کثیر اراضیات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصریں

صوبہ ہندوستان میں ایک نیا نیا زمین دینی کی سفارش کی گئی ہے۔ سابقہ نیز جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ختم ہو چکی تھی۔

ناجیگر یا ایک طالب علم لندن میں اعزیزی انجمن ماریٹن جو حکومت ناجیگر میں صرف ایک ہی اعلیٰ عہدہ دار مہمان تھے۔ مفاد جماعت کو مد نظر رکھ کر قانون اور یونیورسٹی تعلیم کے لئے وکالت آگے میں اور اپنے خط میں مجھ کو تحریر فرماتے ہیں۔

میرے پیارے مولوی صاحب! میں ہر روز اپنے اندر محسوس کر رہا ہوں کہ میرا قانون دان بننا اور اعلیٰ قابلیت حاصل کرنا جماعت احمدیہ کی ضرورت ہے۔ اور اس نیت کے ساتھ اب میں ہر چیز قربان کرنے پر تیار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بدعا ہوں کہ وہ مجھے کامیاب کرے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر کہ مجھے اپنے ایمان میں مضبوط و مستحکم رکھے۔ اور مجھے مخصوص طور پر دینی جماعت اور دستگیر جماعت کیلئے برکت و خوشی کا باعث بنائے میں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہوں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکیگا۔ پوری کوشش کرونگا۔ کہ میں جماعت کے لئے کسی بدنامی کا موجب نہ ہوں مگر میرے پیارے مولوی صاحب! دل تیار ہے لیکن جسم کمزور ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ناجیگر خلاصہ خوب ترقی کر رہی ہے۔ شمالی ناجیگر یا میں کام کا آغاز انشاء اللہ جلد ہو جائیگا۔ کاتو میں قطعاً اراضی غیر تیسرے مدرسہ جماعت کو سرکار کی طرف سے عطا ہو گئی ہے۔

مولانا قاسم۔ اگر جو سے مبلغ انچارج لکھو گئے اطلاع دیتے ہیں کہ حاجد پر خاندان نبیلہ علیہ السلام پر حمل ہوئے ہیں۔ مدرسہ ترقی پر سے تعلیم کام عمدگی سے چل رہا ہے۔ زمبابویوں کو درخواست ہے کہ ہر طرف سے خطیفہ علیہ السلام کے حضور بھیجی ادا کی گئی ہیں۔

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذکر وار خود شہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع

چند معزز احمدی گرانٹوں کی سلیقہ شعرا تعلیم یافتہ نیک لڑکیوں اور ایک برس روزگار شکیل لڑکے کیواسطے رشتوں کی ضرورت ہے صاحبان ضرورت اپنے مفصل حالات سے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت فرمادیں۔

ٹاکسار میاں محمد پوسٹ سیرٹمنڈنٹ

دفتر صاحب لیکنٹر کٹر بنیہ پنجاب لاہور

اریہ مذہب کی حقیقت

یہ اڈیٹر لوزکی وہ جدید معرکہ الہامی تصنیف ہے جسکی اس وقت سخت ضرورت تھی۔ یہ کتاب کید ہے۔ جلد آ رہی کتب کا بہترین خلاصہ ہے۔ اس سے قبل آریہ سماج کے متعلق شاید کبھی کوئی ایسی نادر کتاب شائع ہوئی ہو یہ کتاب مختلف سترہ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور ہر ایک باب دشمن کیلئے ایسا بے نظیر مظاہر ہے جس سے بے انتہا ایسی گولیاں بھری ہوئی ہیں کہ جب تک انہیں کھانا نہ کھائیں۔ جو انہیں اس زمانہ میں اولیٰ تو ہر ایک مسلمان سمیٹے اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ مگر جو لوگ میدان ارتداد میں کام کرنے کیلئے جانا چاہتے ہیں۔ یا جنکو آریوں سے گفتگو کرنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ ان کیلئے اس کتاب کے بغیر میدان ارتداد میں تبلیغ کیلئے جانا یا کسی آریہ سے گفتگو کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک سپاہی کا بغیر تمہیار میدان جنگ میں لڑائی کیلئے جانا اگر آپ آریہ مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں تو آپ اس کتاب کو ضرور مطالعہ فرمادیں۔ جسے پڑھ کر آپ عیش عیش کر کے قیامت عمر۔ مجلد پڑھ لوں گے۔ اس اشتہار کے ذریعہ سوکاپنی سے زیادہ فروخت ہونے پر اسکی بکری سے ہم زنی روپیہ دفتر السداد در تمام میں بطور چندہ دیا جائیگا۔

جو یا جس قدر اس کتاب کی زیادہ اشاعت ہوگی اس قدر دفتر موصوف کے تبلیغی نیشنل کو بھی تقویت پہنچے گی۔

خان صاحب دیوان عبدالحمید سی۔ آئی بی ڈی ریاست کپور تھلہ ۲۲ رجوں کو دیگر افسران ریاست کے ہذا اور سر شریف لائے۔ اور اپنے ہاتھ سے تلاب کلاں کالی۔ ریاست بڑودہ نے طلاق اور شادی کے واقعات کو لازماً رجسٹری کرنے کا قانون نافذ کیا ہے۔

والدہ صاحبہ محمد علی دشتوک علی راجکوٹ مسٹر شوکت علی کو طے نہیں۔ لیکن طے کی اجازت ملے گی۔

مسٹر شیر حسین صاحب قادیان نے تحریک کی ہے۔ کہ خلافت لندن اور خلافت کمیٹیوں کو جو اپنی کی تجویز پر قائم ہوئی تھیں۔ تو رد کیا جائے۔ کیونکہ جس قدر وہ پیرانگوار کے لئے فلاحی کام کیا گیا۔ اس کا ۲۰ فیصدی سے زیادہ نہیں بھینجا گیا۔ اور روپیہ ذاتی اغراض پر خرچ ہوا ہے۔

انجمن شباب المسلمین بٹالہ نے ایک جلسہ منعقد کر کے ایک دینار بیوشن پاس کیا جس میں ہمارا اصرار تھا بھرت پور کو ان اہلکامان ریاست کی حرکات پر توجہ دلائی ہے جو مسلمان مبلغین پر ناجائز باؤ ڈال رہی ہیں۔ مقدمہ چورا چوری کے انیس مجرموں کی سزا ہے موت کے متعلق دائرہ اس سے جو رجیم کی درخواست کی گئی تھی۔ وہ نامعلوم کر دی گئی۔

ساسدہ فقیر اتھار میں غیر مبایعین کے چند آدمی صرف دو تین گاؤں میں مقیم تھے۔ اب انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم نے موضع ساڈھن سے کسی اور جگہ چلے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

امر قس میں پہلے سے خطرہ محسوس کیا جا رہا تھا۔ کہ مولوی صاحب کے آئے پر فساد نہ ہو۔ کیونکہ سندھوؤں میں آجکل جو تحریک کام کر رہی ہے۔ وہ اپنی کی پیدا کردہ ہے۔ چنانچہ جس شام کو وہ امرتسر پہنچے اس سے دو برس کے دن فساد ہو گیا۔ اور مسلمانوں کو زد و کوب کی گئی۔

زمین پور عارضی سکھ عمارت بنائی ہے۔ اور ایام احمدیہ سکھوں کی زمین کی کاشت سے زمین کے لیے ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذکر وار خود شہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ضروری کتب دیدار و مہم و بیانی

نسیم دعوت ۴ چہتر موفت عیار آریہ دھرم ۵ ہر سر شہیم
 آریہ ۱۲ شہنہ حق ۸ تفسیر سوزہ نور عدہ ریکچیا لکوش
 ۱۴ ریکچیا ہور ۵ جنگ مقدس ۸ راجت دہلی عمہ لہریا
 ۱۳ ارازالہ اوبام سے کسے صلیب ۴ نشان آسانی ۵
 فیصلہ آسانی ہر فتح اسلام ہر توضیح مرام ۵ قادیان
 کے آریہ لادہم ۳ اسلام کے اصول فلاسفی ۱۲ آریہ مذہب
 کی تردید ۵ وید کا پھید ۱۲ رعد۔ دلچسپ پنجابی
 کتب کے لئے دیکھو الفضل پاپ نمبر
 نصیر بک ایجنسی قادیان

تمام اسلامی مسائل کا مجموعہ

اسراریت مکمل

تشریحاً ایک ہزار صفحات

جس میں تمام اسلامی مسائل چھوٹے بڑے قرآن و
 احادیث و اقوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہما کے کلام
 سے مرتب کئے گئے ہیں۔ ان مسائل سے واقفیت
 ہر چھوٹے بڑے مسلمان کے لئے از بس ضروری ہے
 اس کی تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ بعد میں یہ بے بہا
 خزانہ اس قیمت پر سیر آنا بہت مشکل ہو گا۔ قیمت صرف
 پانچ روپے

دیانتدین کھڈن ٹریکٹ

وید کا پھید نمبر ۱
 وید کا پھید نمبر ۲
 بابائیک کی توہین
 دیانتدین کی زبان نمبر ۳

جیسی حال شریف

اور اتنی چھوٹی کہ ہر عام جیب میں باسانی آسکتی ہے
 قیمت ۵
 ہر قسم کی کتب خصوصاً آریوں کی تردید میں
 دفتر کتاب گھر قادیان سے طلب کریں۔

پندرہ گز قادیان

تریاق چشم اور سارٹیفکیٹ

نمبر ۱۔ نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ سول سرجن صاحب لکھنؤ
 میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا صاحب
 صاحب تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر
 میں اپنے ماتحتوں (ڈاکٹروں اور دستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔
 سفوت مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص مگروں میں نہایت
 پایا ہے۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔
 نمبر ۲۔ شیخ نورانی صاحب ایم۔ اے۔ آئی۔ ایس انسپکٹر
 آف سکولز ڈوٹرین ملتان تحریر فرماتے ہیں۔

مکرم بندہ تسلیم
 تریاق چشم واقعی مفید ثابت ہوا ہے۔

نمبر ۳۔ اخبار ذوالفقار (شیخ) لاہور بعنوان تنقید یہ ایک
 پوڈ ہے۔ جو ہمارے دفتر میں بغرض تنقید جناب مرزا صاحب
 بیگ صاحب گڑھی شاہد اور گجرات پنجاب نے بھیجا ہے۔
 اس کو ہم نے اپنے خاندانی ممبروں پر استعمال کیا۔ میرے
 رشتے کو ایام گرمیوں سے آشوب کی وجہ سے لکڑے لکڑے
 تھے۔ جس کی عمر سال کی ہے۔ تینا یوم کے استعمال سے
 صحت ہو گئی۔ ایک اور بچے کو ۵ ماہ سے آشوب چشم تھا۔
 ڈاکٹری اور پانی علاج سے آرام ہو جاتا تھا۔ مگر پانچ چھ
 یوم کے بعد پھر وہی صورت ہو جاتی تھی۔ ایک ڈاکٹر کی
 رائے تھی کہ لکڑوں کا آپریشن کیا جاویگا۔ مگر تریاق چشم کے
 استعمال سے آج اس کی آنکھیں بالکل تندرست ہیں ہم
 نے اپنی تندرست آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائی جس سے
 نظر کو بہت فائدہ کیا۔ درحقیقت یہ دوا نہیں ہے۔ بلکہ
 بزرگ کی دعا ہے۔ جو تیر بہت کام دیتی ہو۔ ناظرین اسکو
 منگا کر ضرور استعمال کریں۔ ہمارے خیال میں اس تریاق
 چشم کے مقابلہ میں زود اثر آنکھوں کی بیماریوں کے واسطے
 اور کوئی دوا نہیں ہے۔ جو بے ضرر اور فائدہ مند ہو سکے
 اس کے فوائد کے مقابلہ میں قیمت صرف تین روپے کی ہے۔ حقیقت
 نہیں ہے۔ اس کی ہر گز نہ کی ضرورت ہے۔ جس سے
 ہیں وہ جو اس تریاق چشم سے فائدہ مند ہیں۔ قیمت تریاق
 چشم فیتورہ۔ محمولہ اک دو روپے۔ ہر گز نہ کی ضرورت
 خاک مرزا صاحب بیگ سدی موعود کے ہاتھ سے
 شاہد صاحب گجرات

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

زیر ہدایت ریلوے میسرز رام داس اگر وال اینڈ برادرز لاہور
 ایک بڑی تعداد میں ناگہانہ لکڑی کے سیلپروڈ اور
 سیلپروڈ کے ٹکڑوں کی بندر بھرتیلا م ذیل کے سیشنوں
 پر مقرر کردہ تاریخ اور وقت پر فروخت کریں گے۔

لاہل پور۔ بروز پیر مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۳ء
 پے

شور کوٹار و ڈیر وڈیر۔ مورخہ ۹ جولائی ۱۹۲۳ء
 پے

شرائط وغیرہ بروقت نیلام مشہر کئے جاویں گے۔

سی۔ ایف بیگر
 کنٹرول آف سٹورز
 این۔ ڈبلیو۔ ریوے

رسالہ ہائیمید اسلام لاہور کا جواب

پینچش کے رسالہ فردی۔ مارچ اپریل کا جواب چھپ چکا ہے
 انجن احمدی بغداد کے رسالہ سے اجازت آئی ہے کہ وہ ٹریکٹ
 اور مجسٹریٹ کے ہیکل ہم سے منگولیں۔

مرزا صاحب بیگ کی بیگم کی کن ۱۶ مباحثہ سرگودھا
 پندرہ گز قادیان